الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

۱۳۱۵ھ

از

امام العلما سند الفقہا تاج الاتقیا راس المحدثین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ

ناشر: رضا اکیڈمی

۲۶، کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالمِنَّۃ

کہ فتوائے لاثانی بیخکن مزخرفات وہذیانات ووساوس
شیطانی قادیانی مدلل بآیات قرآنی واحادیث نبوی

مسمّٰی باسم تاریخی

الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی

۱۳۱۵ھ

از

امام العلماسند الفقہاتاج الاتقیارأس المحدثین حجۃ الاسلام والمسلمین
حضرت علامہ محمد حامد رضاخاں قادری برکاتی قدس سرہ اللہ

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضاقادری نوری رضی اللہ عنہ

شائع کردہ

رضا اکیڈمی
۲۶ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔۳

سلسلۂ اشاعت ۲۶۵

نام کتاب ــــــ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

مصنف ــــــ شہزادۂ اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا

محمد حامد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پروف ریڈر ــــــ مولانا محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

صفحات ــــــ اڑسٹھ (٦٨)

تعداد ــــــ گیارہ سو (۱۱۰۰)

اشاعت بار چہارم ــــــ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء

ناشر ــــــ رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِستفتاء

مسئلہ: از سرساوہ ضلع سہارنپور مرسلہ یعقوب علی خان کلارک پولیس

۱۵؍رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ

قبلہ وکعبہ ام مدظلہ بعد آداب فدویانہ کے معروض خدمت کہ اس قصبہ سرساوہ میں ایک شخص جو اپنے آپ کو نائب مسیح یعنی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کا خلیفہ بتلاتا ہے۔ پرسوں اس نے ایک عبارت پیش کی جسکا مضمون ذیل میں تحریر کرتا ہوں ایک دوسرے صاحب نے وہی عبارت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو بھیجی ہے مگر میں خدمت والا میں پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد جواب سے مشرف ہونگا اور درصورت تاخیر کے کئی مسلمانوں کا ایمان جاتا رہیگا اور وہ اپنی راہ پر لے آویگا زیادہ آداب۔

تحریر یہ ہے

ایک مدت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات میں ہر جگہ گفتگو ہوتی ہے اور اس میں دو گروہ ہیں ایک وہ گروہ ہے جو مدعی حیات ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو منکر حیات ہے اور ان دونوں فریق کی طرف سے کتابیں شائع ہو چکی ہیں اب میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے بس اس بارے میں ایک آیت قطعیۃ الدلالۃ اور صریحۃ الدلالۃ یا کوئی حدیث مرفوع متصل اس مضمون کی عنایت فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ العنصری ذیحیات جسمانی آسمان پر اوٹھالیے گئے ہیں اور کسی وقت میں بعد حضرت

خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آسمان سے رجوع کرینگے اور اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی رہینگے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہونگے یا اونکو خدا تعالیٰ اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنادیگا تو پہلے تو کوئی آیت بشروط متذکرۂ بالا ہونی چاہیے اور بعد اس کے کوئی حدیث تاکہ ہم اس حالت تذبذب سے بچیں اور جو آیت ہو اسمیں لفظ حیات ہو خواہ کسی صیغے سے ہو یہاں کئی صاحب ایسے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گفتگو کرتے ہیں اور متوفیك و فلما توفیتنی دو آیت پیش کرتے ہیں اور ان دونوں آیتوں کا ترجمہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابن عباس سے پیش کرتے ہیں اور سند میں صحیح بخاری اور اجتہاد بخاری موجود کرتے ہیں۔ اب آپ ان آیتوں کے ترجمے جو کسی صحابی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہوں اور صحیح بخاری میں موجود ہوں عنایت فرمایئے اور دونوں طرف روایتیں ہر قسم کی موجود ہیں ہمکو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے۔ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اوسکی آیت اور نہیں ہے تو وجہ فقط بینوا تو جروا

فتوے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الذین کذبوابایٰتنا و استکبروا عنھالا تفتح لھم ابواب السماء الحمد للہ الذی خلق عبدہ وابن امتہ عیسی بن مریم رسول اللہ

بکلمة منه و جعله فی البدء مبشراً برسول یاتی من بعده اسمه احمد وفی الختم ناصرًا لملته امامًامن امته نائباً عنه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه و علیه و علیٰ سائر انبیائه وکل محبوب لدیه و علینا بهم الی یوم الدین امین امین یارب العٰلمین قال الفقیر محمد المدعوبحامد رضا القادری البریلوی غفراللّٰه تعالیٰ له واورده من منا هل المنی کل موردروی

اللّٰهم هدایة الحق والصواب

الجواب

برادران مسلمین حفظکم اللہ تعالیٰ عن شرورالمفسدین حفظ ناموس وحفظ جان وحفظ جسم وحفظ مال میں سب مومن وکافرہمیشہ سائی وسرگرم رہتے ہیں اللہ عزوجل کو یاد کرکے اپنے وقت عزیز کا ایک حصہ اپنے حفظ دین میں بھی صرف کیجیے کہ یہ سب سے اہم ہے یعنی بگوش ہوش یہ چند کلمے سن لیجیے اورانھیں میزان عقل وانصاف میں تول کر حق وناحق کی تمیز کیجیے فضل الٰہی عزوجل سے امید واثق ہے کہ دم کے دم میں صبح حق تجلی فرمائیگی اور شب ضلالت کی ظلمت دھواں ہوکر اوڑ جائیگی۔ مخالفین اگر بر سر انصاف آئے فہو المرادورنہ آپ تو بعنایت الٰہی راہ حق پر ثابت قدم ہو جائینگے وباللہ التوفیق۔ میں پیش ازجواب چند مقدمات نافعہ ذکر کرتا ہوں جن سے بعونہ تعالیٰ حق واضح ہو اور صواب لائح واللّٰه المعین و به نستعین

مقدمۂ اولیٰ

مسلمانو! میں پہلے تمھیں ایک سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید و حدیث حمید میں ارشاد ہوئی۔ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم اتارا تبیانا لکل شیء جس میں ہر چیز کا روشن بیان تو کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہو مگر ساتھ ہی فرمادیا ومایعقلها الاالعلمون اس کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔ اس لیے فرماتا ہے فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون علم والوں سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ علم والے آپ سے آپ کتاب اللہ کے سمجھ لینے پر قادر ہوں۔ نہیں بلکہ اس کے متصل ہی فرمادیا وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس مانزل الیهم اے نبی ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لیے اتارا کہ تو لوگوں سے شرح بیان فرمادے اوس چیز کی جو اون کی طرف اتاری گئی۔ اللہ اللہ قرآن عظیم کے لطائف و نکات منتہی نہو نگے۔ ان دو آیتوں کے اتصال سے رب العٰلمین نے ترتیب وار سلسلۂ فہم کلام الٰہی کا منتظم فرمادیا کہ اے جاہلو تم کلام علما کی طرف رجوع کرو اور اے عالمو تم ہمارے رسول کا کلام دیکھو تو ہمارا کلام سمجھ میں آئے۔ غرض ہم پر تقلید ائمہ واجب فرمائی اور ائمہ پر تقلید رسول اور رسول پر تقلید قرآن و لله الحجة البالغة و الحمد لله رب العلمین امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے کتاب مستطاب میزان الشریعۃ الکبریٰ میں اس معنی کو جابجا بتفصیل تام بیان فرمایا از انجملہ فرماتے ہیں۔

لولا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فصل بشریعتہ ما اجمل فی القران بقی القران علی اجمالہ کما ان الائمۃ المجتھدین لولم یفصلوا ما اجمل فی السنۃ لبقیت السنۃ علی اجمالھا و ھکذا الی عصرنا ھذا پس اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یوہیں مجمل رہتا اور اگر ائمہ مجتہدین مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یوہیں مجمل رہتی اور اسی طرح ہمارے اس زمانے تک کہ اگر کلام ائمہ کی علمائے مابعد شرح نہ فرماتے تو ہم اوسے سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے۔ تو یہ سلسلۂ ہدایت رب العزۃ کا قائم فرمایا ہوا ہے جو اسے توڑنا چاہے وہ ہدایت نہیں چاہتا بلکہ صریح ضلالت کی راہ چل رہا ہے اسی لیے قرآن عظیم کی نسبت ارشاد فرمایا یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا اللہ تعالیٰ اسی قرآن سے بہتیروں کو گمراہ کرتا اور بہتیروں کو سیدھی راہ عطا فرماتا ہے۔ جو سلسلے سے چلتے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ ہدایت پاتے ہیں اور جو سلسلہ توڑ کر اپنی ناقص اوندھی سمجھ کے بھروسے قرآن عظیم سے بذات خود مطلب نکالنا چاہتے ہیں چاہِ ضلالت میں گرتے ہیں اسی لیے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیأتی ناس یجادلونکم بشبھات القران فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللّٰہ قریب ہے کہ کچھ لوگ آئیں جو تم سے قرآن عظیم کے مشتبہ کلمات سے جھگڑینگے تم اونھیں حدیثوں سے پکڑو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں رواہ الدارمی و نصر المقدسی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ وابن عبدالبر فی العلم وابن ابی زمنین فی

اصول السنة والدارقطنی و الاصبھانی فی الحجة وابن النجار اسی لیے امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الحدیث مضلة الا للفقھاء حدیث گمراہ کر دینے والی ہے مگر ائمہ مجتہدین کو۔ تو وجہ وہی ہے کہ قرآن مجمل ہے جس کی توضیح حدیث نے فرمائی اور حدیث مجمل ہے جس کی تشریح ائمہ مجتہدین نے کر دکھائی تو جو ائمہ کا دامن چھوڑ کر خود قرآن و حدیث سے اخذ کرنا چاہے بہکیگا۔ گریگا۔ اور جو حدیث چھوڑ کر قرآن مجید سے لینا چاہے وادیٔ ضلالت میں پیاسا مریگا تو خوب کان کھول کر سن لو اور لوح دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتا سنو ہم اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں تو قرآن و حدیث چاہیے جان لو یہ گمراہ ہے اور جسے کہتا سنو کہ ہم حدیث نہیں جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے سمجھ لو کہ یہ بددین دین خدا کا بدخواہ ہے پہلا فرقہ قرآن عظیم کی پہلی آیت فسئلوا اھل الذکر کا مخالف مستکبر ہے اور دوسرا طائفہ قرآن عظیم کی دوسری آیت لتبین للناس مانزل الیھم کا منکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے فرقۂ مخذولہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا سألوا اذالم یعلموا فانماشفاء العی السؤال کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہے رواہ ابوداود عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما اور دوسرے طائفۂ ملعونہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا انی اوتیت القرآن و مثلہ معہ الا یوشك رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فماوجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وماوجد تم فیہ من حرام فحرموہ وان ماحرم رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کما حرم اللہ سن لو مجھے قرآن عطا ہوااور قرآن کے ساتھ اوس کا مثل۔ خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھراا پنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہواس میں جو حلال پاؤاوسے حلال جانواور جو حرام پاؤاوسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اوسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی رواہ الائمۃ احمد والدارمی وابوداود و الترمذی وابن ماجۃ عن المقدام بن معد یکرب و نحوہ عندھم ماخلا الدارمی وعند البیھقی فی الد لا ئل عن ابی رافع و عند ابی داود عن العرباض بن ساریۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اس زمانۂ فساد میں ایک تو پیٹ بھرے بے فکرے نیچری حضرات تھے جنھوں نے حدیثوں کو یکسر ردی کردیا اور بزور زبان صرف قرآن عظیم پر دارومدار رکھا حالانکہ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن اون کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مرادالٰہی کے خلاف اپنی ہوائے نفس کے موافق اس کے معنی گڑھنا۔ اب دوسرے یہ حضرات نئے فیشن کے مسیحی اس انوکھی آن والے پیدا ہوئے کہ ہمکو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے کہ یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں ان کا ٹھکانا نہیں حضور کی روشن حدیثیں انکے مردود خیالات کے صاف پرزے پارچے بکھیر رہی ہیں اسی لیے اپنی بگڑتی بنانیکو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے لگتے لگالینے کی

گنجائش ہو۔ مسلمانو تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب تمہیں قرآن میں شبہہ ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو اگر اوس میں این و آں نکالیں تم ائمہ کا دامن پکڑو اس تیسرے درجے پر آکر حق و باطل صاف کھل جائیگا اور ان گمراہوں کا اوڑایا ہوا سارا غبار حق کے برستے ہوئے بادلوں سے دھل جائے گا اوس وقت یہ ضال مضل طائفے بھاگتے نظر آئیں گے کا نھم حمر مستنفر ة فرت من قسورة اوّل تو حدیثوں ہی کے آگے او نھیں کچھ نہ بنے گی صاف منکر ہو بیٹھیں گے اور وہاں کچھ چون وچرا کی تو ارشادات ائمہ معانی حدیث کو ایسا روشن کر دینگے کہ پھر انہیں یہی کہتے بن آئیگی کہ ہم حدیث کو نہیں جانتے یا ہم اماموں کو نہیں مانتے اوسوقت معلوم ہو جائیگا کہ ان کا امام ابلیس لعین ہے جو انھیں لیے پھرتا ہے اور قرآن و حدیث وائمہ کے ارشادات پر نہیں جمنے دیتا ولا حول ولا قوة الا باللّٰہ العلی العظیم یہ نفیس و جلیل فائدہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام آئیگا۔ اور باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں گمراہیوں سے بچائیگا کیف لا وانہ من زواھر جواھر افادات سیدنا الوالدالعلام مقدام المحققین الا علام مدظلہ العالی الیٰ یوم القیام فی کتابہ المستطاب البارقة الشارقة علیٰ مارقة المشارقة و الحمدللّٰہ رب العٰلمین۔

مقدمۂ ثانیہ

مانی ہوئی باتیں چار قسم ہوتی ہیں (اول) ضروریات دین جن کا منکر کافر ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کو گنجائش نہ تاویل کو راہ (دوم) ضروریات مذہب اہل سنت وجماعت جن کا منکر گمراہ بد مذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگرچہ باحتمال تاویل باب تکفیر مسدود ہو (سوم) ثابتات محکمہ جن کا منکر بعد وضوح امر خاطی وآثم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی جب کہ اوس کا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح و مضمحل کردے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سواد اعظم وجمہور علما سند وافی فان ید اللّٰہ علی الجماعۃ (چہارم) ظنیات محتملہ جن کے منکر کو صرف مخطی کہا جائے ان کے لئے ایسی دلیل ظنی بھی کافی جس نے جانب خلاف کے لئے بھی گنجائش رکھی ہو۔ ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نکرے اور ایک مرتبے کی بات کو اوس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے جاہل بیوقوف ہے یا مکار فیلسوف ع ہر سخن وقتے وہر نکتہ مقامے دارد گر فرق مراتب نکنی زندیقی اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں جلتے کہ مرتبہ اعلیٰ اعنی ضروریات دین میں بھی بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالتصریح اون کا ذکر آیات و احادیث میں نہیں۔ مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہونا قرآن وحدیث میں اللّٰہ عزوجل کے علم واحاطہ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امکان وامتناع کی بحث کہیں نہیں

پھر کیا جو شخص کہے کہ واقع میں تو بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے عالم الغیب و الشہادہ ہے کوئی ذرہ اوس کے علم سے چھپا نہیں مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے تو کیا وہ کافر نہ ہو گا کہ اس امکان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں حاش للہ ضرور کافر ہے اور جو اوسے کافر نہ کہے خود کافر تو جب ضروریات دین ہی کے ہر جزئیہ کی تصریح صریح قرآن وحدیث میں ضرور نہیں تو اون سے اتر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مڑ چڑا پن کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھاؤ ورنہ ہم نہ مانینگے نری جہالت ہے یا صریح ضلالت۔ اسکی نظیر یوں سمجھا چاہیے کہ کوئی کہے فلاں بیگ کا باپ قوم کا مرزا تھا زید کہے اس کا ثبوت کیا ہے ہمیں قرآن میں لکھا دکھا دو کہ مرزا تھا ورنہ ہم نہ مانینگے کہ قرآن کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے ایسے سفیہ کو مجنون سے بہتر اور کیا لقب دیا جاسکتا ہے شرع میں نسب شہرت و تسامع سے ثابت ہو جاتا ہے بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضروریا کہا جائے کہ حضرت سیدنا یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں مانتا ہمیں خاص قرآن میں دکھا دو کہ اونکی رحلت ہو چکی **سلٰم علیہ یوم ولد ویوم یموت** فرمایا ہے **مات یحییٰ** کہیں نہیں آیا تو اس احمق سے یہی کہا جائیگا کہ قرآن مجید میں بالتصریح کتنے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی موت وحیات کا ذکر فرمایا ہے جو خاص یحییٰ و عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کے انتقال وزندگی کا ذکر ضرور ہو تا بلکہ قرآن مجید نے تو انبیا ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرمادیا **و منھم من لم نقصص علیك** بہت انبیا وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمھارے سامنے نہ کیا تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیا کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے اون کی نبوت معاذاللہ

باطل نہیں ٹھہر سکتی یونہیں موت یحییٰ یا حیات عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کا ذکر نہ فرمانے سے اون کی موت اور ان کی حیات بے ثبوت نہیں ہو سکتی عقل و انصاف ہو تو بات تو اتنے ہی فقرے میں تمام ہو گئی اور جنون و تعصب کا علاج میرے پاس نہیں۔

مقدمۂ ثالثہ

جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اس کا بار ثبوت اسی کے ذمے ہوتا ہے آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہ دے اور دوسروں سے الٹا ثبوت مانگتا پھرے وہ پاگل و مجنون کہلاتا ہے یا مکار پر فنون و ھذا ظاھر جدا.

مقدمۂ رابعہ

جو جس بات کا مدعی ہو اوس سے اس دعوے کے متعلق بحث کی جائے گی خارج از بحث بات کہ ثابت ہو تو اوسے مفید نہیں نہ ثابت ہو تو اوس کے خصم کو مضر نہیں ایسی بات میں اوس کا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال کھیلنا اور عوام ناواقفوں کے آگے اپنے فریب کا ٹھیلنا ہوتا ہے مثلاً زید مدعی ہو کہ میں قطب وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث اس میں چھیڑ دے کہ اس زمانے کے جو قطب تھے اون کا انتقال ہو گیا اس عیار سے یہی کہا جائیگا کہ اگر اون کا انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعوے کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نافع تیرے خصم کو کیا مضر ہوا کیا اون کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبان ذلت میں مونھ ڈال کر الگ بیٹھ۔

مقدمۂ خامسہ

کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اوس کی تشریف آوری کو محال نہیں کر سکتا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَاۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَاۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًاؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ گری ہوئی تھی اپنی چھتوں پر بولا کہاں جلائیگا اسے اللہ بعد اسکی موت کے سواوسے موت دی اللہ نے سو برس پھر اوسے زندہ کیا اور فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا بولا میں ٹھہرا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ تو یہاں ٹھہرا سو برس اب دیکھ اپنے کھانے اور پینے کو (جو دوروز میں بگڑ جانے کی چیز تھے وہ ابتک) نہ بگڑے اور دیکھ اپنے گدھے کو (جس کی ہڈیاں تک گل گئیں) اور تا کہ ہم تجھے نشانی بنائیں لوگوں کے لیے (کہ اللہ تعالیٰ یوں مردوں کو جلاتا ہے) اور دیکھ اون ہڈیوں کو کہ ہم کیونکر اونھیں اوٹھاتے پھر اونھیں گوشت پنھاتے ہیں جب یہ سب اوس کے لیے ظاہر ہو گیا۔ (اور اوس کی آنکھوں کے سامنے ہم نے اوس کے گدھے کی گلی ہوئی ہڈیوں کو درست فرما کر گوشت پنھا کر زندہ کر دیا) بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اس کے بعد رب جل وعلا نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا قصہ ذکر فرمایا ہے کہ انھوں نے اپنے رب سے

عرض کی مجھے دکھادے تو کیونکر مردے جلائے گا۔ حکم ہوا چار پرندا پنے اوپر ہلالے پھر اونھیں ذبح کرکے متفرق پہاڑوں پر اون کے اجزار کھدے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ایسا ہی کیا ان کے پر اور خون اور گوشت قیمہ قیمہ کر کے سب خلط ملط کیے اور اس مجموع مخلوط کے حصےّ کر کے متفرق پہاڑوں پر رکھے حکم ہوا اب انھیں بلا تیرے پاس دوڑتے چلے آئینگے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے بیچ میں کھڑے ہو کر آواز دی۔ ملاحظہ فرمایا کہ ہر جانور کے گوشت پوست پروں کا ریزہ ریزہ ہر پہاڑ سے اوڑ کر ہوا میں باہم ملتا اور پورا پرند بن کر زندہ ہو کر ان کے پاس دوڑتا آرہا ہے توجب پرند چرند مر کر دنیا میں پھر پلٹے اور عزیر یار میا علیہما الصلاۃ والسلام سو برس موت کے بعد دنیا میں پھر تشریف لاکر ہادی خلق ہوئے تو اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے بالفرض انتقال بھی فرمایا ہو تو یہ اون کے دوبارہ تشریف لانے اور ہدایت فرمانے کا کیا مانع ہو سکتا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کلام ہے جو اپنے رب کو قادر مطلق مانتے اور اوس کے کلام کو حق یقینی جانتے ہیں نیچری ملحدوں کا ذکر نہیں جن کا معبود اون کے زعم میں نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہے کہ اون کے ساختہ نیچر کے خلاف دم نہیں مار سکتا جو بات اون کی ناقص عقل معمولی قیاس سے باہر ہے کیا مجال کہ اون کا خدا کر سکے اون کے نزدیک قرآن مجید کے ایسے ارشادات معاذاللہ سب بناوٹ کی کہانیاں ہیں کہ گڑھ گڑھ کر من سمجھوتے کو بنائی گئی ہیں تعالی اللّٰه عما یقول الظلمون علوّا کبیرا ۔ قَا تَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰی یُؤْ فَكُوْنَ o بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِکُفْرِ ھِمْ فَقَلِیْلاً مَّا یُؤْ مِنُوْنَ o وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَ یَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ o اب

فقیر غفرلہ المولے القدیر ان مقدمات خمس سے منکرین شمس کے حواس خمسہ درست کر کے بتوفیق اللہ تعالیٰ جانب جواب عطف عنان اور چند تنبیہوں میں حق واضح کو ظاہر و بیان کرتا ہے۔

تنبیہ اوّل : سیدنا عیسیٰ بن مریم رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا الکریم و علیہ و سائر الانبیاء و بارک و سلم کے بارے میں یہاں تین مسئلے ہیں **مسئلہ اولے** یہ کہ نہ وہ قتل کیے گئے نہ سولی دیئے گئے بلکہ اون کے رب جل و علا نے اونھیں مکر یہود عنود سے صاف سلامت بچاکر آسمان پر اٹھالیا اور ان کی صورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہود ملاعنہ نے اون کے دھوکے میں اوسے سولی دی یہ ہم مسلمانوں کا عقیدۂ قطعیہ یقینیہ ایمانیہ پہلی قسم کے مسائل یعنی ضروریات دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کافر اسکی دلیل قطعی رب العزۃ جل جلالہ کا ارشاد ہے۔

وَبِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَاناً عَظِيماً ٥ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ج وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ط مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ج وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْناً ٥ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْماً ٥ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ٥ اور ہم نے یہود پر لعنت کی بسبب ان کے کفر کرنے اور مریم پر بڑا بہتان اٹھانے اور ان کے اس کہنے کے کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ بن مریم خدا کے رسول کو اور اونھوں نے نہ اوسے قتل کیا نہ اوسے سولی دی بلکہ اوس کی صورت کا دوسرا بنادیا

گیا اون کے لیے اور بیشک وہ جو اوس کے بارے میں مختلف ہوئے (کہ کسی نے کہا اس کا چہرہ تو عیسیٰ کا سا ہے مگر بدن عیسیٰ کا سا نہیں یہ وہ نہیں کسی نے کہا نہیں بلکہ وہی ہیں) البتہ اوس سے شک میں ہیں اونھیں خود بھی اس کے قتل کا یقین نہیں مگر یہی گمان کے پیچھے ہو لینا اور بالیقین اونھوں نے اوسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اوسے اپنی طرف اوٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور نہیں اہل کتاب سے کوئی مگر یہ کہ ضرور ایمان لانے والا ہے عیسیٰ پر اوس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ اون پر گواہی دیگا۔ اس مسئلے میں مخالف یہود و نصاریٰ ہیں اور مذہب نیچری کا قیاس چاہتا ہے کہ وہ بھی مخالف ہوں یہود تو خلاف کیا ہی چاہیں اور یہ ساختہ نیچر کی سمجھ سے دور ہے کہ آدمی سلامت آسمان پر اوٹھالیا جائے اور اوسکی صورت کا دوسرا بن جائے اوس کے دھوکے میں سولی پائے مگر ختم الٰہی کا ثمرہ کہ نصاریٰ بھی اوس عبداللہ و رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو معاذاللہ اللہ و ابن اللہ مان کر پھر باتباع یہود اسی کے قائل ہوئے کہ دشمنوں نے اونھیں سولی دیدی۔ قتل کیا نہ اون کی خدائی چلی نہ بیٹے ہونے نے کام دیا طرفہ خدا جسے آدمی سولی دیں **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**

مسئلۂ ثانیہ: اوس جناب رفعت قباب علیہ الصلاۃ والسلام کا قرب قیامت آسمان سے اوترنا دنیا میں دوبارہ تشریف فرما ہو کر اوس عہد کے مطابق جو اللہ عزوجل نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے لیا دین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کرنا یہ مسئلہ قسم ثانی یعنی ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ خاسر بدمذہب فاجر اس کی دلیل احادیث متواترہ

واجماع اہل حق ہے ہم یہاں بعض احادیث ذکر کرتے ہیں۔

حدیث اوّل : صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف انتم اذانزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم کیسا حال ہوگا تمھارا جب تم میں ابن مریم نزول کرینگے اور تمھارا امام تمھیں میں سے ہوگا۔ یعنی اوسوقت کی تمھاری خوشی اور تمھارا فخر بیان سے باہر ہے کہ روح اللہ تم میں اوتریں تم میں رہیں تمھارے معین ویاور بنیں اور تمھارے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

حدیث دوم : نیز صحیحین و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں اونھیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیرو یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبله احدحتی یکون السجدة الواحدة خیرامن الدنیا و ما فیھا ثم یقول ابوھریرة فاقرؤاان شئتم وان من اھل الکتٰب الا لیؤ منن به قبل موته قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اوتریں پس صلیب کو توڑدیں اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیہ کو موقوف کردیں گے (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ قبول نہ فرمائیں گے) اور مال کی کثرت ہوگی یہانتک کہ کوئی لینے والا نہ ملیگا یہانتک کہ ایک سجدہ تمام دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر ہوگا۔ یہ حدیث بیان کر کے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھ لو

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اہل کتاب اون پر ایمان لے آئیں گے۔

حدیث سوم: صحیح مسلم میں او نھیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت قائم نہو گی یہانتک کہ رومی نصاریٰ اعماق یادابق میں اتریں (کہ ملک شام کے دو موضع ہیں)ان کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائیگا جو اس دن بہترین اہل زمین سے ہونگے۔جب دونوں لشکر مقابل ہونگے رومی کہیں گے ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑلینے دو جو ہم میں سے قید ہو کر تمھاری طرف گئے (اور مسلمان ہوگئے) ہیں مسلمان کہیں گے نہیں واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمھارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے پھر اون سے لڑائی ہو گی لشکر اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کبھی او نھیں توبہ نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائینگے وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہدا ہونگے اور ایک تہائی کو فتح ملے گی یہ کبھی فتنے میں نہ پڑینگے پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ کو (کہ اس سے پہلے نصاریٰ کے قبضے میں آچکی ہو گی) فتح کرینگے وہ غنیمتیں تقسیم ہی کرتے ہونگے اپنی تلواریں درختان زیتون پر لٹکادی ہو نگی کہ ناگاہ شیطان پکار دیگا کہ تمھارے گھروں میں دجال آگیا مسلمان پلٹیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہو گی جب شام میں آئینگے دجال نکل آئیگا فبینماھم یعد ون للقتال یسوون الصفوف اذاقیمت الصلاۃ فینزل عیسیٰ بن مریم فامھم فاذارأ ہ عدواللہ ذاب کمایذ وب الملح فی الماء فلوترکہ لا نذاب حتی یھلك ولکن یقتله اللہ بیدہ فیریھم دمه فی حربته ای اثنامیں کہ مسلمان دجال سے

قتال کی تیاریاں کرتے صفیں سنوارتے ہونگے کہ نماز کی تکبیر ہوگی عیسیٰ بن مریم نزول فرمائینگے ان کی امامت کرینگے۔ وہ خدا کا دشمن دجال جب انھیں دیکھیگا ایسا گلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے اگر عیسیٰ رسول اللہ اوسے نہ ماریں جب بھی گل گل کر ہلاک ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے اسے قتل کریگا مسیح مسلمانوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے۔

حدیث چھارم: نیز صحیح مسلم و سنن ابی داود و جامع ترمذی و سنن نسای و سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **انها لن تقوم حتی تروا قبلها عشر اٰیات فذکر الدخان والد جال والد ابة وطلوع الشمس من مغربها و نزول عیسیٰ بن مریم و یا جوج و ماجوج** الحدیث بیشک قیامت نہ آئیگی جبتک تم اوس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو از انجملہ ایک دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج وماجوج کا نکلنا۔

حدیث پنجم: مسند امام احمد و صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ذکر میں فرمایا **یأتی بالشام مدینة بفلسطین بباب لُد فینزل عیسیٰ علیه الصلاة والسلام فیقتله ویمکث عیسیٰ فی الارض اربعین سنة اماما عدلا و حکماً مقسطا** وہ ملک شام میں شہر فلسطین دروازۂ شہر لد کو جائیگا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اتر کر اسے قتل کرینگے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زمین میں

چالیس برس رہیں گے امام عادل وحاکم منصف ہو کر۔

حدیث ششم : نیز مسند و صحیح مذکورین میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الیٰ یوم القیٰمة فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیر هم تعال صل لنا فیقول لاان بعضکم علیٰ بعض امیر تکرمة اللّٰه تعالیٰ لهذ ه الا مة** ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کر تا قیامت تک غالب رہیگا پس عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام اتر ینگے امیر المومنین ان سے کہیگا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے۔نہ۔ تم میں بعض بعض پر سردار ہیں بسبب اس امت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

حدیث هفتم : نیز مسند احمد و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں مطولاً اور سنن ابی داود میں مختصراً حضرت نوّاس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال لعین کا ذکر فرمایا کہ وہ شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہیگا پہلا دن ایک سال کا ہو گا اور دوسرا ایک مہینے کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن جیسے ہوتے ہیں اسقدر جلد ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا جیسے بادل کو ہوا اڑائے لیے جاتی ہو جو اُسے مانیں گے ان کے لیے بادل کو حکم دیگا برسنے لگے گا زمین کو حکم دیگا کھیتی جم اٹھے گی جو نہ مانیں گے ان کے پاس سے چلا جائے گا اون پر قحط ہو جائیگا تہیدست رہ جائیں گے ویرانے پر کھڑا ہو کر کہیگا اپنے خزانے نکال خزانے نکل کر شہد کی مکھیوں کی طرح

اس کے پیچھے ہو لیں گے پھر ایک جوان گٹھے ہوئے جسم کو بلا کر تلوار سے دو ٹکڑے کریگا دونوں ٹکڑے ایک نشانہ تیر کے فاصلے سے رکھ کر مقتول کو آواز دیگا وہ زندہ ہو کر چلا آئے گا دجال لعین اس پر بہت خوش ہوگا ہنسے گا فبینما هوكذلك اذبعث الله المسيح عيسى بن مريم عليه الصلاة والسلام فينزل عندالمنارة البيضا ء شرقی دمشق بين مهرو دتين واضعاكفيه على اجنحة ملكين اذاطأطأ راسه قطرواذارفعه تحد رمنه جمان كا للؤلؤ فلا يحل لكا فريجد ريح نفسه الامات و نفسه ينتهى حيث ينتهى طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لُدّ فيقتله دجال لعین اسی حال میں ہوگا کہ اللہ عزوجل مسیح عیسٰی بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام کو بھیجے گا وہ دمشق کی شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائینگے دو کپڑے ورس و زعفران سے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی ٹپکنے لگے گا اور جب سر اٹھائینگے موتی سے جھڑنے لگیں گے کسی کافر کو حلال نہیں کہ اون کے سانس کی خوشبو پائے اور مر نہ جائے اور انکا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک انکی نگاہ پہنچے گی وہ دجال لعین کو تلاش کر کے بیت المقدس کے قریب جو شہر لد ہے اس کے دروازے کے پاس اسے قتل فرمائیں گے۔ اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اون کے زمانے میں یاجوج وماجوج کا نکلنا پھر اوس کا ہلاک ہونا بیان فرمایا پھر ان کے زمانے میں برکت کی افراط یہانتک کہ انار اتنے اتنے بڑے پیدا ہونگے کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھریگا چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت آجائیگی ایک اونٹنی کا دودھ

آدمیوں کے گروہوں کو کافی ہوگا ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلے ایک بکری کے دودھ سے ایک قبیلے کی شاخ کا پیٹ بھر جائیگا۔

حدیث هشتم: نیز مسند احمد و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **يخرج الدجال فی امتی فيمكث اربعين فيبعث الله عيسى بن مريم فيطلبه فيهلكه** الحديث دجال میری امت میں نکلے گا ایک چلہ ٹھہریگا پھر اللہ عزوجل عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اوسے ڈھونڈھ کر قتل کرینگے۔

حدیث نهم: سنن ابی داود میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس بینی وبینه نبی یعنی عیسی علیه السلام وانه نازل فاذا رأ يتموه فاعرفوه رجل موبوع الى الحمرة والبياض بين مُمَصَّرتين كأن راسه يقطروان لم يصبه بلل فيقاتل الناس على الاسلام فيدق الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و يهلك الله فی زمانه الملل كلها الاالاسلام ويهلك المسيح الدجال فيمكث فی الارض اربعين سنة ثم يتوفى فيصلی عليه المسلمون میرے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ اترنے والے ہیں جب تم انھیں دیکھنا پہچان لینا وہ میانہ قد ہیں رنگ سُرخ وسپید دو کپڑے ہلکے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ انھیں تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے صلیب توڑینگے خنزیر کو قتل کرینگے جزیہ اٹھادینگے ان کے زمانہ میں اللہ عزوجل اسلام کے سوا سب

مذہبوں کو فنا کر دیگا وہ مسیح دجال کو ہلاک کرینگے دنیا میں چالیس برس رہکر وفات پائیں گے مسلمان اون کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

حدیث دهم: جامع ترمذی میں حضرت مُجمِّع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **يقتل ابن مريم الدجال بباب لد** عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام دجال کو دروازہ شہر لد پر قتل فرمائیں گے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں حدیثیں وارد ہیں حضرت عمران بن حصین ونافع بن عتبہ وابوبرزہ وحذیفہ بن اسید وابوہریرہ وکیسان وعثمان بن ابی العاص وجابر وابوامامہ وابن مسعود وعبداللہ بن عمرو وسمرہ بن جندب ونواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفہ بن الیمان سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حدیث یاز دهم: سنن ابن ماجہ وصحیح ابن خزیمہ ومستدرک حاکم وصحیح مختارہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل جلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالتفصیل عجائب احوال اعور دجال اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ بیان فرمائے پھر فرمایا اہل عرب اس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہونگے اور اون کا امام ایک مرد صالح ہوگا (یعنی حضرت امام مہدی) **فبينما امامهم قد تقدم يصلی بهم الصبح اذنزل عليهم عيسى بن مريم الصبح** اس اثنا میں کہ اون کا امام نماز صبح پڑھانے کو بڑھے گا ناگاہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام وقت صبح نزول فرمائینگے مسلمانوں کا امام اولٹے قدموں پھریگا کہ عیسیٰ امامت کریں عیسیٰ اپنا ہاتھ اوس کی پشت پر رکھ کر کہیں گے آگے بڑھو

نماز پڑھاؤ کہ تکبیر تمہارے ہی لیے ہوئی تھی انکاامام نماز پڑھائیگا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سلام پھیر کر دروازہ کھلوئیں گے اس طرف دجال ہوگا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہتھیار بند ہونگے جب دجال کی نظر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر پڑے گی پانی میں نمک کی طرح گلنے لگے گا بھاگے گا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرمائینگے میرے پاس تجھ پر ایک وار ہے جس سے تو بچ کر جا نہیں سکتا پھر شہر لد کے شرقی دروازے پر اسے قتل فرمائینگے اس کے بعد یہود کے قتل وغیرہ کے احوال ارشاد ہوئے۔

حدیث دو از دهم: نیز سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے شب اسرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام سے ملے باہم قیامت کا چرچا ہوا انبیا نے پہلے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اون کا حال پوچھا اونھیں خبر نہ تھی موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا اونھیں بھی معلوم نہ تھا اونھوں نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر رکھا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا قیامت جس وقت آکر گرے گی اسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اوس کے گرنے سے پہلے کے باب میں مجھے رب العزۃ نے ایک اطلاع دی ہے پھر خروج دجال ذکر کر کے فرمایا **فانزل فاقتله** میں اوتر کر اوسے قتل کرونگا پھر یاجوج وماجوج نکلیں گے میری دعا سے ہلاک ہونگے **فعهد الی متی کان ذٰلك کانت الساعة من الناس کا لحامل التی لایدری اهلهامتی تفجؤهم بولادة** یعنی مجھے رب العزۃ نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہولے گا تو اسوقت قیامت کا حال لوگوں پر ایسا ہوگا جیسے کوئی عورت پورے

دنوں پیٹ سے ہو گھر والے نہیں جانتے کہ کس وقت اوسکے بچہ ہو پڑے۔

حدیث سیز دھم: امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور رویانی مسند اور ضیا صحیح مختارہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر دجال بیان کرکے فرمایا **ثم یجئی عیسی بن مریم من قبل المغرب مصد قا بمحمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و علیٰ ملته فیقتل الدجال ثم انما هوقیام الساعة** اس کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام جانب مغرب سے آئینگے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے اور اونھیں کی ملت پر۔ پس دجال کو قتل کرینگے پھر آگے قیامت ہی قائم ہونا ہے۔

حدیث چار دھم: معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر دجال فرمایا **یلبث فیکم ماشاء اللّٰه ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد علیٰ ملته امامامهد یا وحکما عدلا فیقتل الدجال** وہ تم میں رہیگا جب تک اللہ چاہے پھر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام اوترینگے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے حضور کی ملت پر امام راہ پائے ہوئے اور حاکم عدل کرنے والے وہ دجال کو قتل کرینگے۔

حدیث پانز دھم: مسند احمد و صحیح ابن خزیمہ و مسند ابی یعلی و مستدرک حاکم و مختارۂ مقدسی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث طویل ذکر دجال میں فرمایا۔ مسلمان ملک شام

میں ایک پہاڑ کیطرف بھاگ جائینگے وہ وہاں جاکر اُنکا حصار کریگااور سخت مشقت و بلا میں ڈالیگا۔ ثم ینزل عیسیٰ فینادی من السحر فیقول یٰا یھاالناس ما یمنعکم ان تخرجواالی الکذاب الخبیث فیقولون ھذا رجل حی فینطقون فاذا ھم بعیسی علیه الصلاة والسلام اس کے بعد عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اترینگے پچھلی رات مسلمانونکو پکارینگے لوگو اس کذاب خبیث کے مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں انکے سوا کوئی باقی نہ بچا عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام کی آواز سن کر کہینگے یہ مرد زندہ ہے) جواب دینگے دیکھیں تو وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اس کے بعد نماز صبح میں امام مسلمین کی امامت پھر دجال لعین کے قتل کا ذکر فرمایا۔

حدیث شانزدھم : نعیم بن حماد کتاب الفتن میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قلت یا رسول الله الدجال قبل اوعیسی بن مریم قال الدجال ثم عیسی بن مریم الحدیث میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پہلے دجال نکلیگا یا عیسیٰ بن مریم فرمایا دجال پھر عیسیٰ بن مریم۔

حدیث ھفد ھم: طبرانی کبیر میں اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسیٰ بن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق عیسیٰ بن مریم دمشق کی شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائینگے۔

حدیث هیجدهم: مستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیهبطن عیسی بن مریم حکماً واما ماً مقسطا ولیسلکن فجا فجا حاجا اومعتمرا و لیأ تین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیه خدا کی قسم ضرور عیسیٰ بن مریم حاکم و امام عادل ہو کر اوترینگے اور ضرور شارع عام کے رستے رستے حج یا عمرے کو جائینگے اور ضرور میرے سلام کے لیے میرے مزار اقدس پر حاضر آئینگے اور ضرور میں اون کے سلام کا جواب دونگا۔ صلی الله تعالیٰ علیك و علیه وعلیٰ جمیع اخوانکمامن الانبیاء والمرسلین وآلك و آلهم وبارك وسلم۔

حدیث نوزدهم: صحیح ابن خزیمہ ومستدرک حاکم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیدرك رجلان من امتی عیسی بن مریم و یشهدان قتال الدجال عنقریب میری امت سے دومرد عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائینگے اور دجال سے قتال میں حاضر ہونگے۔ **اقول**: ظاہراً امت سے مراد امت موجودۂ زمانۂ رسالت ہے علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ورنہ امتِ حضور سے تو لاکھوں مرد زمانۂ کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ پائیں گے اور قتال لعین دجال میں حاضر ہونگے اس تقدیر پر وہ دونوں مرد سیدنا الیاس وسیدنا خضر علیہما الصلاۃ والسلام ہیں کہ ابتک زندہ ہیں اور اوسوقت تک زندہ رہیں گے کماوردفی حدیث افاده سیدنا الوالد المحقق دام ظله علی هامش التیسیر شرح الجامع الصغیر۔

حدیث بستم: امام حکیم ترمذی نوادر الاصول اور حاکم مستدرک میں حضرت

جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لن یخزی اللّٰہ تعالیٰ امة انا اولها وعیسی بن مریم اٰخرها اللہ عزوجل ہرگز رسوانہ فرمائے گا اس امت کو جسکا اوّل میں ہوں اور آخر عیسٰی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام۔

حدیث بست و یکم: ابوداود وطیالسی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یسلط علی الدجال الا عیسٰی بن مریم دجال لعین کے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی سوا عیسٰی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے۔

حدیث بست ودوم: مسند احمد و سنن نسائی و صحیح مختارہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عصابتان من امتی احرزهما اللّٰہ تعالیٰ من النار عصابة تغزوالهند و عصابة تکون مع عیسی بن مریم میری امت کے دو گروہوں کو اللہ عزوجل نے نار سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ وہ جو کفار ہند پر جہاد کریگا اور دوسرا وہ جو عیسٰی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے ساتھ ہوگا۔

حدیث بست وسوم: ابونعیم حلیہ اور ابوسعید نقاش فوائد العراقیین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طوبی لعیش بعد المسیح یؤذن للسماء فی القطرویؤذن للارض فی النبات حتی لوبذرت حبك علی الصفالنبت وحتی یمرالرجل علی الاسد فلا یضره و یطأعلی الحیة فلا تضره ولا

تشاحح ولا تحاسد ولا تباغض خوشی اور شادمانی ہے اوس عیش کے لیے جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہوگا آسمان کو اذان ہوگا کہ برسے اور زمین کو حکم ہوگا کہ اوگے یہانتک کہ اگر تو اپنا دانہ پتھر کی چٹان پر ڈالدے تو وہ بھی جم اوٹھیگا اور یہانتک کہ آدمی شیر پر گزریگا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھدیگا اور وہ اسے مضرت نہ دیگا نہ آپس میں مال کا لالچ رہیگا نہ حسد نہ کینہ فی التیسیر شرح الجامع الصغیر طوبی لعیش بعد المسیح ای بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام الی الارض فی اٰخرالزمان۔

حدیث بست و چهارم : مسند الفردوس میں انھیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسیٰ بن مریم علیٰ ثما نما ئة رجل واربع مائة امرأة اخیرا من علی الارض الحدیث عیسیٰ بن مریم ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائینگے جو تمام روئے زمین پر سب سے بہتر ہونگے۔

حدیث بست و پنجم : تمام رازی وابن عساکر بطریق عبدالرحمن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسی بن مریم عندباب دمشق عندالمنارة البیضاء لست ساعات من النهار فی ثوبین ممشوقین کا نماینحد رمن راسه اللؤ لؤ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام دروازۂ دمشق کے نزدیک سپید منارے کے پاس چھ گھڑی دن چڑھے دو رنگین کپڑے

پہنے اوترینگے گویااون کے بالوں سے موتی جھڑتے ہیں۔

حدیث بست وششم : صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انی لارجوان طال بی عمرا ان القی عیسی بن مریم فان عجل بی موت فمن لقیه منکم فلیقرأه منی السلام** میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو عیسیٰ بن مریم سے ملوں اور اگر میرا دنیا سے تشریف لیجانا جلد ہو جائے تو تم میں جو اونھیں پائے اون کو میرا سلام پہنچائے۔

حدیث بست وهفتم : ابن الجوزی کتاب الوفا میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمساواربعین سنة ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی بن مریم من قبرواحد بین ابی بکروعمر** عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام زمین پر اوترینگے یہاں شادی کرینگے اونکے اولاد ہو گی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد اونکی وفات ہو گی میرے ساتھ میرے مقبرۂ پاک میں دفن ہونگے روز قیامت مئیں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اوٹھیں گے کہ ابو بکر و عمر ہم دونوں کے دہنے بائیں ہونگے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث بست و هشتم : بغوی شرح السنہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث طویل ابن صیاد میں راوی (جسپر دجال ہونے کا شبہہ کیا جاتا تھا) امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم) مجھے اجازت دیجیے کہ اسے قتل کردوں فرمایا ان یکن هوفلست صاحبه انماصاحبه عیسی بن مریم والا یکن هوفلیس لك ان تقتل رجلامن اهل العهد اگر یہ دجال ہے تواس کے قاتل تم نہیں دجال کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم ہونگے اور اگر یہ وہ نہیں تو تمھیں نہیں پہنچتا کہ کسی ذمی کو قتل کرو۔

حدیث بست و نهم :ابن جریر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول الآیات الدجال و نزول عیسٰی ویاجوج وماجوج یسیرون الیٰ حزاب الدنیا حتی یأتوا بیت المقدس وعیسٰی والمسلمون بجبل طورسینین فیوحی الله الیٰ عیسٰی ان احرزعبادی بالطور و مایلی ایلة ثم ان عیسٰی یرفع یدیه الی السماء و یؤ من المسلمون فیبعث الله علیهم دابة یقال لها النغف تدخل فی مناخرهم فیصبحون موتی هذامختصر قیامت کی بڑی نشانیوں میں پہلی نشانی دجال کا نکلنا اور عیسیٰ بن مریم کا اوترنا اور یاجوج وماجوج کا پھیلنا (وہ گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ میں چار لاکھ گروہ ان میں کا مرد نہیں مرتا جب تک خاص اپنے نطفے سے ہزار شخص نہ دیکھ لے۔ ہیں بنی آدم سے) وہ دنیا ویران کرنے چلیں گے (دجلہ وفرات و بُحیرۂ طبریہ کو پی جائینگے) یہاںتک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام و اہل اسلام اوسدن کوہ طور سینا میں ہونگے اللہ عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجے گا کہ میرے بندونکو طور اور ایلہ کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پھر عیسیٰ

علیہ الصلاۃ والسلام ہاتھ اوٹھا کر دعا کرینگے اور مسلمان آمین کہیں گے اللہ عزوجل یاجوج وماجوج پر ایک کیڑا بھیجے گا نغف نام وہ ان کے نتھنوں میں گھس جائیگا صبح سب مرے پڑے ہونگے۔

حدیث سیم : حاکم وابن عساکر تاریخ اور ابو نعیم کتاب اخبار المہدی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کیف تھلك امۃ انافی اولھاوعیسی بن مریم فی اٰخر ھا والمھدی من اھل بیتی فی وسطھا** کیونکر ہلاک ہو وہ امت جسکی ابتدا میں ہوں اور انتہا میں عیسیٰ بن مریم اور بیچ میں میرے اہل بیت سے مہدی۔

حدیث سی ویکم : نیز اوسی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مناالذی یصلی عیسیٰ بن مریم خلفہ** میرے اہل بیت میں وہ شخص ہے جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھینگے۔

حدیث سی ودوم: ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا**یا عم النبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان اللہ ابتدأ الاسلام بی و سیختمہ بغلام من ولدك وھوالذی یتقدم عیسی بن مریم** اے نبی کے چچا بیشک اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتدا مجھسے کی اور قریب ہے کہ اوسے ختم تیری اولاد سے ایک لڑکے پر کریگا وہی جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھینگے۔ حضرت امام مہدی کی نسبت متعدد احادیث سے ثابت کہ وہ عترت

رسالت و نبی فاطمہ سے ہیں اور متعدد احادیث میں اون کا علاقہ نسب حضرت عباس عم مکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی بتایا گیااوراس میں کچھ بعد نہیں وہ نسباً سید حسنی ہوں گے اور مادری رشتوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اتصال رکھیں گے جیسے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رافضیوں کے رد میں فرمایا کہ کیا کوئی شخص اپنے باپ کو بھی برا کہتا ہے ابو بکر صدیق دوبار میرے باپ ہوئے یعنی دو طرح سے میرا نسب مادری حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔

حدیث سی وسوم : اسحٰق بن بشر وابن عساکر حدیث طویل ذکر دجال میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایافعندذلك ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء علیٰ جبل افیق اماما ھا دیا و حکما عادلا علیه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعربیده حربة یقتل الدجال تضع الحرب اوزا رھا وکان السلم فیلقی الرجل الاسد فلا یھیجه و یاخذ الحیة فلا تضره وتنبت الارض کنبا تھا علیٰ عھد اٰدم و یؤمن به اھل الارض و یکون الناس اھل ملة و احدة یعنی جب دجال نکلیگااور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی طیلسان پوش اوس کے ساتھ ہولیں گے اور لوگ اوس کے سبب بلائے عظیم میں ہونگے مسلمان سمٹ کر بیت المقدس میں جمع ہونگے اوسوقت میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام آسمان سے کوہ افیق پر اوتریںگے امام راہ نما و حاکم عادل ہو کر ایک اونچی ٹوپی پہنے میانہ قد کشادہ پیشانی

موے سر سپید ھے ہاتھ میں نیزہ جس سے دجال کو قتل کرینگے اسوقت لڑائی اپنے ہتھیار رکھدیگی اور سب جہان میں امن و امان ہو جائیگی آدمی شیر سے ملے تو وہ جوش میں نہ آیگا اور سانپ کو پکڑے تو وہ نقصان نہ پہنچائیگا کھیتیاں اوس رنگ پر اوگینگی جیسے زمانہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں اوگا کرتی تھیں تمام اہل زمین اون پر ایمان لے آئینگے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا۔

حدیث سی و چھارم: ابن النجار اونھیں سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا **واذاسکن بنوك السواد ولبسوا السواد وکان شیعتهم اهل خراسان لم یزل هذ االامرفیهم حتی ید فعوه الیٰ عیسی بن مریم** جب تمہاری اولاد دیہات میں بسے اور سیاہ لباس پہنے اور اون کے گروہ اہل خراسان ہوں جب سے خلافت ہمیشہ اونمیں رہیگی یہاںتک کہ وہ اسے عیسیٰ بن مریم کو سپرد کرینگے۔

حدیث سی و پنجم: ابن عسا کرام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی میں نے عرض کی یارسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں حضور کے پہلو میں دفن کیجاؤں فرمایا **وانی لی بذلك الموضع مافیه الا موضع قبری و قبرابی بکر و عمر و عیسیٰ بن مریم** بھلااسکی اجازت میں کیونکر دوں وہاں توصرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابو بکر و عمر و عیسیٰ بن مریم کی علیہم الصلاۃ والسلام۔

حدیث سی وششم: ابو نعیم کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

المحاصرون ببيت المقدس اذداك مائة الف امرأة واثنان وعشرون الفاً مقاتلون اذغشيتهم ضبابة من غمام اذ تنكشف عنهم مع الصبح فاذا عيسٰی بين ظهر اينهم اوسوقت بیت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور بائیس ہزار مرد جنگی محصور ہوں گے ناگاہ ایک ابر کی گھٹا اونپر چھائیگی صبح ہوتے کھلیگی تو دیکھیں گے کہ عیسٰی اون میں تشریف فرماہیں۔

حدیث سی وهفتم: مسند ابی یعلی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں والذی نفسی بیده لينزلن عيسٰی بن مريم ثم لئن قام علٰی قبری فقال يا محمد لاجيبنه قسم اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک عیسٰی بن مریم اُتریںگے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے پکاریں تو ضرور میں اونھیں جواب دوں گا۔

حدیث سی و هشتم: ابو نعیم حلیہ میں عروہ بن رویم سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خير هذه الا مة اولها وآخرها فيهم رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و آخرها فيهم عيسی بن مريم الحديث اس امت کے بہتر اوّل و آخر کے لوگ ہیں اوّل کے لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسٰی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام تشریف فرماہونگے۔

حدیث سی ونهم: جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے مكتوب فی التورىٰة صفة محمد صلی الله تعالیٰ عليه

وسلم و عیسٰی یدفن معه رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے تورٰت مقدس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت میں ارشاد فرمایاہے کہ عیسٰی اون کے پاس دفن کیے جائیں گے علیہ الصلاۃ والسلام فی المرقاۃ ای و مکتوب فیها ایضاًان عیسٰی یدفن معه قال الطیبی هذا هوالمکتوب فی التورٰۃ۔

حدیث چهلم :ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی یهبط عیسی بن مریم فیصلی الصلوات ویجمع الجمع و یزید فی الحلال کانی به تجدبه رواحله ببطن الروحاء حاجّاً اومعتمرًا عیسٰی بن مریم اترینگے نمازیں پڑھینگے جمعے قائم کرینگے مال حلال کی افراط کردینگے گویامیں اونھیں دیکھ رہاہوں اونکی سواریاں اونھیں تیز لیے جاتی ہیں بطن وادی روحامیں حج یاعمرے کے لیے۔

حدیث چهل و یکم:وہی حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لاتقوم الساعة حتی ینزل عیسی بن مریم علیٰ ذروة افیق بیده حربة یقتل الدجال قیامت قائم نہو گی یہانتک کہ عیسٰی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کوہ افیق کی چوٹی پر نزول فرمائیں ہاتھ میں نیزہ لیے جس سے دجال کو قتل کرینگے۔

حدیث چهل و دوم :وہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان المسیح بن مریم خارج قبل یوم القیٰمة و لیستغن به الناس عمن سواه بیشک مسیح بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام قیامت سے پہلے ظہور

فرمائینگے آدمیونکو ان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیے۔ یہ امر بمعنی اخبار ہے زمانۂ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں نہ کوئی قاضی ہوگا نہ کوئی مفتی نہ کوئی بادشاہ اونھیں کیطرف سب کاموں میں رجوع ہوگی۔

حدیث چهل و سوم: وہی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل ذکر مغیبات آئندہ میں راوی کہ چنین و چناں ہوگا پھر مسلمان قسطنطنیہ و رومیہ کو فتح کرینگے پھر دجال نکلیگا اوسکے زمانہ میں قحط شدید ہوگا **فبینما هم کذالك اذسمعوا صوتا من السماء ابشروا فقداتاکم الغوث فیقولون نزل عیسیٰ بن مریم فیستبشرون ویستبشر بهم و یقولون صل یاروح الله فیقول ان الله اکرم هذه الامة فلا ینبغی لا حدان یؤ مهم الا منهم فیصلی امیرالمؤمنین بالناس و یصلی عیسیٰ خلفه** لوگ اسی ضیق و پریشانی میں ہونگے ناگاہ آسمان سے ایک آواز سنیں گے خوش ہو کہ فریادرس تمھارے پاس آیا مسلمان کہیں گے کہ عیسیٰ بن مریم اُترے خوشیاں کرینگے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اونھیں دیکھکر خوش ہونگے مسلمان عرض کرینگے یاروح اللہ نماز پڑھایئے فرمائینگے اللہ عزوجل نے اس امت کو عزت دی ہے اسکا امام اسی میں سے چاہیے امیر المومنین نماز پڑھائینگے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام انکے پیچھے نماز پڑھینگے سلام پھیر کر اپنا نیزہ لیکر دجال کے پاس جاکر فرمائینگے ٹھہر اے دجال اے کذاب۔ جب وہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیگا اور انکی آواز پہچانیگا ایسا گلنے لگیگا جیسے آگ میں رانگ یا دھوپ میں چربی اگر روح اللہ نے ٹھہر نفرمادیا ہوتا تو گلکر فنا ہو جاتا پس عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام

اوسکی چھاتی پر نیزہ مار کر واصل جہنم کرینگے پھر اس کے لشکر کو کہ یہود و منافقین ہونگے قتل فرمائیں گے صلیب توڑینگے خنزیر کو نیست و نابود کرینگے اب لڑائی موقوف اور امن چین کے دن آئینگے یہاں تک کہ بھیڑیے کے پہلو میں بکری بیٹھیگی اور وہ آنکھ اوٹھا کر ندیکھیگا بچے سانپ سے کھیلیں گے وہ نہ کاٹیگا ساری زمین عدل سے بھر جائیگی پھر خروج یاجوج وماجوج اور انکی فنا وغیرہ کا حال بیان کرکے فرمایا **ویقبض عیسٰی بن مریم و ولیه المسلمون وغسلوه و حنطوه و کفنوه و صلواعلیه و حضروا له ودفنوه** الحدیث ان سب وقائع کے بعد عیسٰی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام وفات پائیں گے مسلمان اونکی تجہیز کرینگے نہلائینگے خوشبو لگائینگے کفن دینگے نماز پڑھیں گے قبر کھود کر دفن کرینگے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ سردست بے قصد استیعاب تینتالیس حدیثیں ہیں جن میں ایک چہل حدیث پوری حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے **ثمانیة و ثلثون نصاواثنان اوثلثة حکما اماعبداللّٰه بن عمر وفکثیراامایا خذعن الا الاوائل** اور ایک حدیث میں تو کلام اللہ توریت مقدس کا ارشاد ہے اور خود قرآن عظیم میں بھی اسکا اشعار موجود قال اللہ عزوجل وَلَمَّاضُرِبَ ابۡنُ مَرۡیَمَ مَثَلًا الی قولہ تعالیٰ وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ بیشک مریم کا بیٹا علم ہے قیامت کا یعنی اون کے نزول سے معلوم ہو جائیگا کہ قیامت اب آئی حضرت ابوہریرہ وحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قرأت **وانه لَعَلم للساعة** بیشک ابن مریم نشانی ہیں قیامت کیلیے۔ معالم التنزیل میں ہے **وانه یعنی عیسٰی لعلم للساعة یعنی نزوله من**

اشراط الساعة یعلم به قربها و قرأابن عباس و ابوهریرة وقتادة وا نه لَعَلم للساعة بفتح اللام والعین ای امارة و علامة مدارک التنزیل میں ہے وانه لَعلم للساعة وان عیسیٰ علیه الصلاة والسلام مما یعلم به مجئی الساعة و قرأ ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما العلم و هوالعلا مة ای وان نزوله عَلَم الساعة امام جلال الدین محلی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں وانه ای عیسیٰ لعلم للساعة تعلم بنزوله بالجملہ یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہل سنت وجماعت سے ہے جس طرح اس کا راساً منکر گمراہ بالیقین یوہیں اسکا بدلنے والا اور نزول عیسیٰ بن مریم رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو کسی زید وعمرو کے خروج پر ڈھالنے والا بھی ضال مضل بددین کہ ارشادات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں نے تکذیب کی وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝

مسئلۂ ثالثه: سیدنا روح اللہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی حیات۔

اقول: اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں یہ بھی مسائل قسم ثانی سے ہے جس میں خلاف نکریگا مگر گمراہ کہ اہلسنت کے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام بحیات حقیقی زندہ ہیں اونکی موت صرف تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیات حقیقی ابدی ہے ائمہ کرام نے اس مسئلہ کو محقق فرمادیا ہے وقدفصلها سیدنا الوالدالمحقق دام ظله فی کتابه سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ دوسرے یہ کہ ابتک ان پر موت طاری نہ ہوئی زندہ ہی آسمان پر اوٹھا لیے گئے اور بعد نزول دنیا میں

سالہاسال تشریف رکھکر اتمام نصرت اسلام وفات پائینگے یہ مسائل قسمین اخیرین سے ہے اس کے ثبوت کواولاً اسیقدر کافی ووافی کہ رب جل وعلانے فرمایا وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ جس کی تفسیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزری مخالف نے اپنی جہالت سے صرف صحیح بخاری کی تخصیص کی تھی یہ تفسیر نہ صرف اوسمیں بلکہ صحیح بخاری و مسلم دونوں میں موجود شرح مشکوٰۃ شریف للعلامۃ الطیبی میں ہے استدل بالاٰ یة علیٰ نزول عیسٰی علیه الصلاة والسلام فی اٰخرالزمان مصد قاللحدیث و تحریره ان الضمیرین فی به و قبل موته لعیسٰی والمعنی وان من اهل الكتب الالیؤمنن بعیسٰی قبل موت عیسٰی و هم اهل الكتب الذین یکونون فی زمان نزوله فتکون الملة واحدة وهی ملة الاسلام خلاصہ یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت سے تصدیق حدیث کے لیے نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر کتابی عیسیٰ کی موت سے پہلے ضرور اسپر ایمان لانیوالا ہے اور وہ وہ یہود و نصاری ہیں جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اون کے زمانے میں ہونگے تو تمام روے زمین پر صرف ایک دین ہوگا دین اسلام وبس نقله عنه الملاعلی القاری فی المرقاة ۔ ثانیاً یہی تفسیر بسند صحیح دوسرے صحابی جلیل الشان ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی جن سے صحیح بخاری میں قول موت منقول ہونیکا مخالف نے ادعا کیا تھا صحیح بخاری وارشاد الساری میں

ہے ثم یقول ابوھریرة بالاسنادالسابق مستدلا علی نزول عیسیٰ فی اٰخرالزمان تصدیقا للحدیث (واقرؤاان شئتم) وان من اھل الکتٰب الالیؤمنن به قبل موته ای وان من اھل الکتٰب احدالا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ وھم اھل الکتٰب الذین یکونون فی زمانه فتکون الملة واحد ة وھی ملة الاسلام ولھذاجزم ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنھما فیما رواہ ابن جریر من طریق سعید بن جبیرعنه باسناد صحیح یعنی اس حدیث کوروایت کر کے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر زمانے میں عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول پر دلیل لانے حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے بتانیکے لیے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن الآیہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی ضرور ایمان لانیوالا ہے عیسیٰ پر اونکی موت سے پہلے اور وہ وہ کتابی ہیں جو اس وقت اون کے زمانے میں ہونگے تو سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہو گا اور اسی پر جزم کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث میں جو ان سے ابن جریر نے اون کے شاگرد رشید سعید بن جبیر کے واسطے سے بسند صحیح روایت کی۔ انتہی۔ اور یہی تفسیر امام حسن بصری سے مروی ہوئی کماسیاتی انشاءاللہ تعالیٰ ثالثا تصریحات کثیرۂ ائمۂ کرام و مفسرین عظام و علمائے اعلام امام جلال الملۃ والدین سیوطی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں۔ انی متوفیك قابضك ورافعك الي من الدنیا من غیر موت یعنی اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لونگا اور دنیا سے بغیر موت دیے اٹھالونگا۔ تفسیر

امام ابوالبقا عکبری میں ہے انہ رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آسمان پر اٹھالیے گئے ہیں اور اوس کے بعد وفات دیے جائینگے۔ تفسیر سمین و تفسیر فتوحات الٰہیہ میں ہے انہ رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك بعد نزوله الی الارض و حكمه بشريعة محمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وہ آسمان پر اٹھالیے گئے اور اس کے بعد زمین پر اوتر کر شریعت محمد یہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حکم کر کے وفات پائینگے۔ امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں فرماتے ہیں قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضك ورافعك من الدنیا الی من غیرموت بذلك یعنی امام حسن بصری نے کہ اجلۂ ائمۂ تابعین و تلامذۂ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہیں اور محمد بن السائب کلبی اور امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہ اجلہ واکابر ائمۂ تبع تابعین سے اور حسب رویت ائمۂ تابعین سے ہیں آیۂ کریمہ کی تفسیر کی کہ اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اوٹھالونگا بغیر اس کے کہ تیرے جسم کو موت لاحق ہو۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قد ثبت الدلیل انه حی وورد الخبرعن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم انه سینزل و یقتل الدجال ثم انه تعالیٰ یتوفاه بعد ذالك دلیل سے ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے کہ وہ عنقریب اوترینگے اور دجال کو قتل کرینگے پھر اس کے بعد اللہ عزوجل اونھیں وفات دیگا اوسی میں ہے التوفی اخذالشئ وافیاولماعلم اللّٰه تعالیٰ ان من الناس من یخطر بباله ان الذی

رفعه الله هوروحه لا جسده ذکرهذ االکلام لیدل انه علیه الصلاۃ والسلام رفع بتمامه الی السماء بروحه و جسده توفی کہتے ہیں کسی چیز کے پورا لے لینے کو جبکہ اللہ عزوجل کے علم میں تھا کہ کچھ لوگونکو یہ وہم گزریگا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی روح آسمان پر گئی نہ بدن لہذا یہ کلام فرمایا جس سے معلوم ہو کہ وہ تمام وکمال مع روح وبدن آسمان پر اوٹھالیے گئے۔ تفسیر عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی للعلامۃ شہاب الدین الخفاجی میں ہے سبق انه علیه الصلاۃ و السلام لم یصلب و لم یمت اوپر گزرا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نہ سولی دیے گئے نہ انتقال فرمایا۔ امام بدرالدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کذاروی من طریق ابی رجاء عن الحسن قال قبل موت عیسیٰ و الله انه لحی ولکن اذانزل اٰمنوابه اجمعون و ذهب الیه اکثراهل العلم یعنی آیۂ کریمہ وان من اهل الکتٰب الآیہ کی جو تفسیر حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی امام حسن بصری سے بطریق ابی رجاء مروی ہوئی کہ انھوں نے فرمایا معنی آیت یہ ہیں کہ تمام کتابی موت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے ان پر ایمان لانیوالے ہیں اور فرمایا خدا کی قسم عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے امام شمس الدین ابو عبداللہ محمد ذہبی نے تجرید الصحابہ اور امام تاج الدین سبکی نے کتاب القواعد اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابیوںمیں شمار کیا کہ وہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے بہرہ اندوز ہوئے

ظاہر ہے کہ اونکی تخصیص اسی بنا پر ہے کہ او نھیں یہ دولت قبل طریان موت نصیب ہوئی ورنہ شب معراج حضور کی زیارت کس نبی نے نہ کی امام سبکی نے اس مضمون کو ایک چیستاں میں ادا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت سے وہ کونسا جوان ہے جو باتفاق تمام جہان کے حضرت افضل الصحابہ صدیق اکبر و فاروق اعظم و عثمان غنی و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب سے افضل ہے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام۔ اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ہے عیسی المسیح بن مریم الصدیقة رسول اللہ و کلمته القاھاالی مریم ذکرہ الذھبی فی التجرید مستدرکا علی من قبله فقال عیسیٰ بن مریم رسول اللّٰہ رأی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم لیلة الا سراء فھونبی وصحابی و ھواٰخرمن یموت من الصحابة والغزہ القاضی تاج الدین السبکی فی قصیدته التی فی اواخرالقواعد له فقال ؎

من باتفاق جمیع الخلق افضل من　　خیرالصحاب ابی بکرومن عمر
ومن علی ومن عثمٰن وھوفتے　　من امة المصطفٰے المختارمن مضر

امام ذہبی کی اس عبارت میں یہ بھی تصریح ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ایسے صحابی ہیں جنکا انتقال سب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد ہوگا یہاں کلمات ائمۂ دین و علمائے معتمدین کی کثرت اوس حد پر نہیں کہ اونکے احاطہ واستیعاب کی طمع ہوسکے اور اہل حق کیلیے اسقدر بھی کافی اور مخالف متعسف کہ اپنی ناقص عقل کے آگے ائمہ کو کچھ نہیں گنتے اونکے لیے ہزار دفتر ناوافی لہٰذا اسیقدر پر بس کریں۔ رابعاً یہی قول جمہور ہے اور قول جمہور ہی معتمد و منصورا بھی

شرح صحیح بخاری شریف سے گزرا ذهب الیه اکثر اهل العلم خامساً یہی قول مصحح و مرجح اور قول صحیح کا مقابل ساقط و نامعتبر۔ امام قرطبی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم پھر علامۃ الوجود امام ابوالسعود تفسیر ارشاد العقل السلیم میں فرماتے ہیں **الصحیح ان اللّٰه تعالیٰ رفعه من غیر وفاة و لا نوم کماقال الحسن وابن زید هو اختیار الطبری و هو الصحیح عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما** صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونھیں زندہ بیدار اوٹھالیا نہ اونکا انتقال ہوا نہ اوس وقت سوتے تھے جیسا کہ امام حسن بصری و ابن زید نے تصریح فرمائی اور اسیکو امام طبری نے اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی صحیح روایت یہی ہے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے **القول الصحیح انه رفع و هوحی** صحیح قول یہ ہے کہ وہ زندہ اٹھالیے گئے۔

اقول: یہ تو بالیقین ثابت کہ وہ دنیا میں عنقریب نزول فرمانیوالے ہیں اور اوسکے بعد وفات پانا قطعاً ضرور تو اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی وفات ہوئی ہوتی تو دو بار انکی موت لازم آئیگی کیونکر امید کیجائے کہ اللہ عزوجل اپنے ایسے محبوب جمیل ایسے رسول عظیم و جلیل پر (کہ اون پانچ مرسلین اولی العزم صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہم سے ہیں جو باقی تمام انبیاء و مرسلین و خلق اللہ اجمعین سے افضل اور زیادہ محبوب رب عزوجل ہیں) دو بار مصیبت مرگ بھیجے گا جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوس سخت صدمے کی دہشت میں تلوار کھینچکر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال نہ فرمایا

اور انتقال نہ فرمائینگے یہانتک کہ منافقوں کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں کاٹیں اور اون کے قتل کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعش اقدس پر حاضر ہوئے جھک کر روے انور پر بوسہ دیا پھر روئے اور عرض کی **بابی انت وامی و اللہ لایجمع اللہ علیك موتتین اماالموتۃ التی کتبت علیك فقد متھا** میرے ماں باپ حضور پر قربان خدا کی قسم اللہ تعالیٰ حضور پر دو موتیں جمع نفرمائیگا وہ جو مقدر تھی ہوچکی **بابی انت و اُمی طبت حیاً و میتاً والذی نفسی بیدہ لا یذ یقك اللہ الموتتین ابداً** میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور زندگی میں بھی پاکیزہ اور بعد انتقال بھی پاکیزہ قسم اوس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کبھی حضور کو دو موتیں نہ چکھائیگا۔ رواہ البخاری والنسائی وابن ماجۃ عن ام المؤمنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ایسی بات جبتک نص صریح سے ثابت نہو انبیاء اللہ خصوصاً ایسے رسول جلیل کے حق میں ہر گز نہ مانی جائیگی خصوصاً روح اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جنکی دعا یہ تھی کہ الٰہی اگر تو یہ پیالہ یعنی جام مرگ کسی سے پھیر نیوالا ہے تو مجھسے پھیر دے بارگاہ عزت میں رسول اللہ کی جو عزت ہے اوسپر ایمان لانیوالا بیدلیل صریح واضح التصریح کے کیونکر مان سکتا ہے کہ وہ یہ دعا کریں اور رب عزوجل اس کے بدلے اون پر موت پر موت نازل فرمائے یہ ہر گز قابل قبول نہیں انصاف کیجیے تو ایک یہی دلیل اون کے زندہ اُٹھالیے جانے پر کافی ووافی ہے **وباللہ التوفیق**۔

تنبیہ دوم اقول: قرآن مجید سے اتنا ثابت اور مسلمان کا ایمان کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام یہود عنود کے مکر وکیود سے بچکر آسمان پر تشریف لیگئے۔

رہا یہ کہ تشریف لیجانے سے پہلے زمین پر اون کی روح قبض کیگئی اور جسم یہیں چھوڑ کر صرف روح آسمان پر اُٹھائی گئی اس کا آیت میں کہیں ذکر نہیں یہ دعویٰ زائد ہے جو مدعی ہو ثبوت پیش کرے ورنہ قول بے ثبوت محض مردود ہے مخالف نے جو کچھ ثبوت میں پیش کیا سب بیہودہ ہے وہ یا تو نرا افترا اوس کے اپنے دل کا اختراع ہے یا مطلب سے محض بیگانہ جس میں مقصود کی بو بھی نہیں یا مراد میں غیر نص جو مدعی کیلئے ہر گز بکار آمد و کافی نہیں۔ سب کا بیان سنیے **ایک افترا** تو اوسکا وہ کہنا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان آیات کی تفسیر میں ثابت فرمادیا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام بعد قبض روح آسمان پر اٹھائے گئے۔ **دوسرا افترا:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کہ اونھوں نے ایسا فرمایا حالانکہ ہم ابھی ثابت کر آئے کہ اونسے بسند صحیح اس کا خلاف ثابت ہے وہ اسی کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ابھی وفات نہ پائی اون کی موت سے پہلے یہود و نصاریٰ اون پر ایمان لائینگے امام قرطبی سے گزرا کہ یہی روایت ابن عباس سے صحیح ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تیسرا افترا: صحیح بخاری شریف پر کہ اوسمیں یہ تفسیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابن عباس سے مروی ہے حالانکہ اوسمیں بروایت حضرت ابن عباس صرف اسقدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **انکم محشورون وان ناسا یؤخذ بھم ذات الشمال فاقول کماقال العبدالصالح و کنت علیھم شھیدا مادمت فیھم الی قولہ العزیز الحکیم** یعنی تمھارا حشر ہوگا اور کچھ لوگ بائیں طرف یعنی معاذاللہ جانب جہنم

لیجائے جائینگے میں وہ عرض کرونگا جو بندۂ صالح عیسیٰ بن مریم نے عرض کیا کہ میں اون پر گواہ تھا جبتک انمیں موجود رہا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی اونپر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو او نھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو او نھیں بخشدے تو تو ہی ہے غالب حکمت والا اس حدیث میں مدعی کے اس دعوے کا کہاں پتا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے وفات ہوئی اور صرف روح اُٹھائی گئی۔ اور بیگانہ و بیعلاقہ اس آیۂ کریمہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط کا ذکر ہے یہاں اگر وفات بمعنی موت ہو بھی تو یہ تو روز قیامت کا مکالمہ ہے رب العزۃ جل جالہ فرماتا ہے يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَا ذَآ اُجِبْتُمْ ط قَالُوْا لاَ عِلْمَ لَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّا مُ الْغُيُوْبِ٥اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْ كُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ الی قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ا تَّخِذُوْنِىْ وَاُمِّىَ اِلٰهَيْنِ، مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَايَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِىْ بِحَقٍّ ط اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ٥ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْ تَنِىْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُ وا اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبَّكُمْ ج وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّ قِيْبَ عَلَيْهِمْ ط وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ٥اِنْ تُعَذِّ بْهُمْ فَاِ نَّهُمْ عِبَادُكَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُالْحَكِيْمُ ٥ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِ قِيْنَ صِدْقُهُمْ ط جسدن جمع فرمائیگا اللہ تعالیٰ رسولونکو پھر فرمائیگا تمھیں کیا جواب ملا بولے ہمیں کچھ خبر نہیں بیشک تو ہی خوب

جانتا ہے سب چھپی باتیں جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میرے احسان اپنے اوپر (پھر احسانات گنا کر فرمایا) اور جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے کہدیا تھا لوگوں سے کہ بنالو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا بولا پاکی ہے تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ کہوں جو مجھے نہیں پہنچتا اگر میں نے کہا تو تجھے خوب معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بیشک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں میں نے نہ کہا اون سے مگر وہی جسکا تو نے مجھے حکم دیا کہ پوجو اللہ کو جو مالک ہے میرا اور تمہارا اور میں اون پر گواہ تھا جبتک میں اونمیں تھا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی اون پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو اونھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اونھیں بخشدے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے فرمایا اللہ نے یہ دن ہے جسمیں نفع دیگا سچوں کو اونکا سچ۔ اول سے آخر تک یہ ساری گفتگو روز قیامت کی ہے کسنے کہا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کبھی وفات پائینگے ہی نہیں کہ روز قیامت بھی اپنی وفات کا ذکر نہ کر سکیں شاید جاہل یہاں **قال اللہ** اور **قال سبحٰنک** میں ماضی کے صیغے دیکھکر سمجھا کہ یہ تو گزری ہوئی باتیں ہیں اور قیامت کا دن ابھی نہ گزرا حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ کلام فصیح میں آئندہ بات کو جو یقینی ہونیوالی ہے ہزار جگہ ماضی کے صیغے سے تعبیر کرتے ہیں یعنی وہ ایسی یقینی الوقوع ہے کہ گویا واقع ہولی قرآن مجید میں بکثرت ایسے محاورات ہیں سورۂ اعراف میں دیکھیے **وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّار** جنتیوں نے دوزخیوں کو پکارا کہ ہمنے تو پالیا جو وعدہ دیا ہمیں ہمارے رب نے سچا کیا تمنے بھی پایا جو تمھیں وعدہ دیا تھا سچا **قَالُوْا**

نَعَمْ وہ بولے ہاں فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ تو ندا کی اونمیں ایک ندا دینے والے نے
کہ خدا کی پھٹکار ستمگاروں پر وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اعراف
والے پکارے جنت والوں کو سلام تم پر وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَا
لاً يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ اور اعراف والے پکارے دوزخیوں کو اون کے علامت
سے پہچان کر وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اور دوزخی پکارے
جنتیوں کو کہ ہمیں اپنے پانی وغیرہ سے کچھ دو قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّ مَهُمَا عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ بولے اللہ نے یہ نعمتیں کافروں پر حرام کی ہیں۔ اسی طرح سورۂ صافات
میں وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَ لُوْنَ الآیات اور سورۂ ص میں قَالُوْا
بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَباً بِكُمْ سے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَا صُمُ اَهْلِ النَّارِ o تک
دوزخ میں دوزخیوں کا باہم جھگڑا اور سورۂ زمر میں وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ سے وَقَالُوا
الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا آلایہ تک تمام وقائع روز قیامت صیغہاے ماضی میں
ارشاد ہوئے ہیں اور خود اسی آیت میں دیکھیے جسدن جمع کریگا اللہ رسولوں کو پھر
فرمائیگا تمنے کیا جواب پایا بولے ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہاں بھی اونکا جواب بصیغہ
ماضی ارشاد فرمایا اور ناکافی و ناثبت آیۂ کریمہ اِذْقَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ
مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وُمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے استدلال جسمیں
ارشاد ہوتا ہے کہ جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی
طرف اٹھا لینے والا اور کافرونسے دور کردینے والا ہوں اولاً حرف واو ترتیب کے
لیے نہیں کہ اوسمیں جو پہلے مذکور ہو اوسکا پہلے ہی واقع ہونا ضرور ہو تو آیت سے

صرف اتنا سمجھا گیا کہ وفات و رفع و تطہیر سب کچھ ہونیوالے ہیں اور یہ بلاشبہہ حق ہے یہ کہانسے مفہوم ہوا کہ رفع سے پہلے وفات ہو لیگی۔ تفسیر امام عکبری میں ہے مُتَوَ فِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ كلا هما للمستقبل والتقدير رافعك الى و متوفيك لانه رفع الى السماء ثم يتوفى بعد ذٰلك تفسیر سمیں و تفسیر جمل و تفسیر مدارک و تفسیر کشاف و تفسیر بیضاوی و تفسیر ارشاد العقل میں ہے واللفظ للنسفى او مميتك فى وقتك بعد النزول من السماء و رافعك الاٰ ن اذالوا ولا يوجب الترتيب تفسیر کبیر میں ہے الاٰ ية تدل على انه تعالىٰ يفعل به هذه الا فعال فاما كيف يفعل و متىٰ يفعل فالامرفيه موقوف على الدليل و قدثبت الدليل انه حىٌ ثانياً تو فی خواہ مخواہ معنی موت میں نص نہیں توفی کہتے ہیں تسلُّم و قبض اور پورا لے لینے کو کبیر کی عبارت اوپر گزری کہ معنی یہ ہیں کہ مع جسم و روح تمام و کمال اوٹھالونگا تفسیر جلالین سے گزرا متوفيك قابضك ورافعك من غير موت معالم التنزیل سے گزرا کہ حسن کلبی وابن جریج نے کہا انى قابضك ورافعك من غير موت بدنك اوسی میں ہے على هذا فى التوفى تاويلا ن احمد هما انى رافعك الىّ وافيالم ينا لوامنك شيأ من قو لهم توفيت معه كذاوكذا واستوفيته اذااخذ ته تا مّا و الاٰ خرانى متسلمك من قولهم تو فيت منه كذااى تسلمته کشاف وانوار التنزیل و تفسیر ابی السعود و تفسیر نسفی میں ہے اوقابضك من الارض من تو فيت مالى خفاجی علی البیضاوی میں ہے ولذافسرالتوفى برفعه واخذه من الارض كمايقال تو فيت المال

اذا قبضته **ثالثاً** توفی بمعنی استیفاہی اجل ہے یعنی تمھیں تمھاری عمر کامل تک پہنچاؤنگااوران کافروں کے قتل سے بچاؤنگاانکاارادہ پورانہوگا تم اپنی عمر مقرر تک پہنچکراپنی موت انتقال کروگے تفسیر سمیں و تفسیر جمل و تفسیر مدارک و تفسیر کشاف و تفسیر بیضاوی و تفسیر ارشاد میں ہےانی مستو فی اجلك و مؤخرك و عاصمك من ان یقتلك الکفار الیٰ ان تموت حتف انفك تفسیر کبیر میں ہے ای متمم عمرك فحینئذ اتوفاك فلا اترکھم حتی یقتلوك و هذا تاویل حسن **رابعاً** وفات بمعنی خواب خود قرآن عظیم میں موجود قال اللہ تعالیٰ وَهُوَالَّذِی یَتَوَفّٰکُمْ بِا لَّیْلِ اللہ ہے جو تمھیں وفات دیتاہے رات میں یعنی سُلاتا ہے۔ و قال اللہ تعالیٰ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْ تِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا اللہ تعالیٰ وفات دیتاہے جانوں کواونکی موت کے وقت اور جونہ مرے او نھیں اون کے سوتے میں۔ تو معنی یہ ہوئے کہ میں تمھیں سلاؤں گااور سوتے میں آسمان پر اوٹھالونگا کہ اوٹھائے جانے میں دہشت نہ لاحق ہو یہی قول امام ربیع بن انس کاہے معالم میں ہے قال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم وکان عیسیٰ قد نام فرفعه اللہ تعالیٰ الی السماء و معناه انی منیمك ورافعك الیّ مدارک میں ہے اومتوفی نفسك بالنوم و رافعك وانت نائم حتی لا یلحقك خوف و تستیقظ وانت فی السماء اٰمن مقرب کشاف وانوار وارشاد میں ہےاومتوفیك نائما اذروی انه رفع نائماً اورانکے سوا آیت میں اور بھی بعض وجوہ کلمات علما میں مذکور۔ تووفات کو بمعنی موت لینااوراوسے قبل از رفع ٹھہرادینا محض بیدلیل ہے جسکا آیت میں اصلاًپتا

نہیں۔

اقول : بلکہ اگر خدا انصاف دے تو آیت تو اس مزعوم مخالف کا رد فرما رہی ہے ان کلمات کریمہ میں اپنے بندے عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو تین بشارتیں تھیں مُتَوَفِّيكَ رَافِعُكَ مُطَهِّرُكَ اگر معنی آیت یہی ہوں کہ میں تمہیں موت دونگا اور بعد موت تمہاری روح کو آسمان پر اوٹھالونگا تو اسمیں سوا اس کے کہ اونھیں موت کا پیغام دیا گیا اور کونسی بشارت تازہ ہے مرنیکے بعد ہر مسلمان کی روح آسمان پر بلند ہوتی اور کافرونسے نجات پاتی ہے قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اونسے تکبر کیا اون کے لیے نہ کھولے جائینگے دروازے آسمان کے۔ تو کافر کی روح آسمان پر نہیں جاتی ملئکہ عذاب جب لے کر جاتے ہیں درہائے آسمان بند کر لئے جاتے ہیں کہ یہاں اس ناپاک روح کی جگہ نہیں بخلاف مومن کہ اس کی روح بلند ہوتی اور زیر عرش اپنے رب جل وعلا کو سجدہ کرتی ہے تو پچھلی باتیں ہر مسلمان کی روح کو حاصل آیت میں صرف خبر موت رہگئی اور ہمارے طور پر ہر ایک بشارت عظیمہ مستقلہ ہے کہ میں تمہیں عمر کامل تک پہنچاؤنگا یہ کافر قتل نہ کر سکیں گے اور جیتے جی آسمان پر اوٹھالونگا اور کافرونسے ایسا دورو پاک کردونگا کہ عمر بھر کسی کافر کو تم پر اصلاً دسترس نہوگی جب دوبارہ دنیا میں آؤگے یہ جو تمھیں قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود اُنہیں قتل کروگے اور انھیں کو نہیں بلکہ تمام کافروں سے سارے جہان کو پاک کردوگے کہ ایک دین حق تمہارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہوگا اور تم

تمام عالم میں اوس کے مرجع و ماویٰ معہذا شروع کلام میں فرمایاہے وَمَكَرُوْاوَمَكَرَاللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُالْمَاكِرِيْنَ ٥اِذْقَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ الآیہ یہاں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ کافروں نے عیسیٰ کے ساتھ مکر کیا اونھیں قتل کرنا چاہااور اللہ عزوجل نے اونھیں اون کے مکر کا بدلہ دیا کہ اونکا مکر اولٹا اونھیں پر پڑا جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں تیرے ساتھ یہ یہ باتیں کرنے والا ہوں۔ انصاف کیجئے اگر کچھ دشمن کسی بادشاہ ذوالاقتدار کے محبوب کو قتل کرنا چاہتے ہوں اور وہ اوسے بچائے تو بچانیکے معنی یہ ہونگے کہ اوسے سلامت نکال لیجائے اور اونکا چاہا نہونے پائے یا یہ کہ اون کے قتل سے یوں محفوظ رکھے کہ خود موت دیدے اونکی مراد تو یوں بھی بر آئی آخر جو کسیکا قتل چاہے اوس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ جان سے جائے وہ حاصل ہو گیا اون کے ہاتھوں نسہی اللہ کے ہاتھ سے سہی بخلاف اس کے کہ اونھیں اون کے قادر ذوالجلال والاکرام نے زندہ اپنے پاس اٹھالیا کہ اُنھیں پھر بھیجکر ان خبیثوں کی شرارتیں اونھیں کے دست مبارک سے نیست ونابود کرائے تو یہ سچا بدلہ اون ملعونوں کے مکر کا ہے وَاللّٰهُ خَيْرُالْمَاكِرِيْنَ ٥هٰكذاينبغى التحقيق والله ولى التوفيق **مسلمانو** ان منکروں کا ظلم قابل غور ہے ہمسے تو محض بے ضابطہ وہ جبروتی تقاضے تھے کہ ثبوت حیات صرف قرآن سے دو آیت بھی قطعیۃ الدلالۃ ہو حدیث ہو بھی تو خاص صحیح بخاری کی ہو حالانکہ ازروے قواعد علمیہ ہمارے ذمے ثبوت دیناہی نہ تھا ہماری تقریرات سے روشن ہو چکا کہ مسئلے میں مخالفین مدعی ہیں اور بارِ ثبوت ذمۂ مدعی ہوتا ہے تو ایک تو اولٹا مطالبہ اور وہ بھی ایسی تنگ قیدوں سے

جو عقلاً و نقلاً کسی طرح لازم نہیں اور جب خود ان مدعی صاحبونکو ثبوت دینے کی نوبت آئی تو وہ گل کترے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا حضرت عبداللہ بن عباس پر افترا صحیح بخاری شریف پر افترا محض بیگانہ و اجنبی سے استناد نہ قرآن پر بس نہ قطعیت کی ہوس اور کیا نا انصافی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں **ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔**

تنبیہ سوم : ان نئے فیشن کے مسیحونکا سچے مسیح رسول اللہ و کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ سوال کہ اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ رہینگے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہونگے یا اونکو خدائے تعالیٰ اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنادیگا اگر از راہ نادانی ہے تو محض سفاہت و جہالت ورنہ صریح شرارت و ضلالت۔ حاش للہ نہ وہ خود مستعفی ہونگے نہ کوئی نبی نبوت سے استعفا دیتا ہے نہ اللہ عزوجل اونھیں معزول فرمائیگا نہ کوئی نبی معزول کیا جاتا ہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ہمیشہ نبی رہینگے اور ضرور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور ہمیشہ امتی رہینگے یہ سفیہ اپنی حماقت سے نبی ہونے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے میں باہم منافات سمجھا یہ اوس کی جہالت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر رفیع سے غفلت ہے وہ نہیں جانتا کہ ایک عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام پر موقوف نہیں ابراہیم خلیل اللہ و موسیٰ کلیم اللہ و نوح نجی اللہ و آدم صفی اللہ و تمام انبیاء اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم سب کے سب ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں حضور کا نام پاک نبی الانبیا ہے حدیث میں ہے حضور نبی

الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوکان موسیٰ حیّاً ما وسعه الااتباعی اگر موسیٰ زندہ ہوتے او نھیں میری پیروی کے سوا کچھ گنجائش نہوتی رواه احمد والبیهقی فی الشعب عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیده لوبدا لکم موسیٰ فاتبعتموه وتر کتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولوکان حیاوادرك نبوتی لا تبعنی قسم اوس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاک ہے اگر موسیٰ تمھارے لئے ظاہر ہوں اور تم مجھے چھوڑ کر اونکی پیروی کرو تو سیدھی راہ سے بہک جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔ اوسوقت توریت شریف کا ذکر تھا لہذا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نام لیا ورنہ او نھیں کی تخصیص نہیں سب انبیا کے لیے یہی حکم ہے۔ یہ سفہا قرآن مجید کا تو نام لیتے اور حدیثوں سے منکر ہو کر فریب دہی عوام کیلئے صرف اوسی سے استناد کا پیام دیتے ہیں مگر استغفر اللہ قرآن کی او نھیں ہوا بھی نہ لگی یہ مونھ اور قرآن کا نام اگر قرآن عظیم کبھی سنا بھی ہوتا تو ایسے بیہودہ سوال کا مونھ نہ پڑتا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے وَاِذْاَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ○ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○ اور یاد کر جب اللہ نے عہد لیا سب پیغمبروں سے جب میں

تمھیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر آئے تمھارے پاس ایک رسول تصدیق فرماتا ہوا اوس کتاب کی جو تمھارے ساتھ ہے تو تم ضرور ضرور اوسپر ایمان لانا اور ضرور ضرور اوس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبرو کیا تمنے اس بات کا اقرار کیا اور اس عہد پر میرا ذمہ لیا سب نے عرض کی ہمنے اقرار کیا فرمایا تو آپس میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمھارے ساتھ اس عہد کا گواہ ہوں تو جو اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ بیحکم ہیں۔ کیوں قرآن کا نام لینے والو کیا یہ آیتیں قرآن میں نہ تھیں کیا اللہ عزوجل نے اس سخت تاکید شدید کے ساتھ سب انبیاو مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا عہد نہ لیا کیا اس عہد سے اون سب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی نہ بنادیا کیا اس عہد لیتے وقت اونھوں نے نبوت سے استعفا کیا یا اللہ عزوجل نے اونھیں معزول کر کے امتی کر دیا۔ اے سفیہو اوس عہد عظیم پر حضرت روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اوترینگے اور باوصف نبوت ورسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی وناصر دین ہو کر رہینگے ۔

آسمان نسبت بعرش آمد فرود   گرچہ بس عالیست پیش خاک تود

اس آیۂ کریمہ کا نفیس جانفزا بیان اگر دیکھنا چاہو تو سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ کی کتاب مستطاب **تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین** مطالعہ کرو اور ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی الانبیا ہونے پر ایمان لاؤ ۔

گرچہ شیریں دہناں بادشہانند ولے   او سلیمان جہان ست کہ خاتم با اوست

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم رہا اوسکا سوال کہ کسوقت آسمان سے رجوع

کرینگے اسکا جواب وہی ہے کہ **ماالمسؤل عنها باعلم من السائل** اتنا یقینی ہے کہ وہ مبارک وقت بہت قریب آپہنچا ہے کہ وہ آفتاب ہدایت وکمال افق رحمت وجمال و قہر وجلال سے طلوع فرما کر اس زمین تیرہ وتار پر تجلی فرمائے اور ایک جھلک میں تمام کفر بدعت نصرانیت یہودیت شرک مجوسیت نیچریت قادیانیت رفض خروج وغیرہا اقسام ضلالت سبکا سویرا کر دے تمام جہانمیں ایک دین اسلام ہو اور دین اسلام میں صرف ایک مذہب اہل سنت باقی سب تہ تیغ وللہ الحجۃ السامیہ مگر تعیین وقت کہ آج سے کے سال کے ماہ باقی ہیں نہ ہمیں بتائی گئی نہ ھم جان سکتے ہیں جس طرح قیامت کے آنے پر ہمارا ایمان ہے اور اوسکا وقت معلوم نہیں۔

تنبیه چهارم : مسلمانو اللہ عزوجل نے انسان کو جامع صفات ملکی و بہیمی و شیطانی بنایا ہے جسے وہ ہدایت فرمائے صفات ملکی ظہور کرتے اور اوسے بعض یا کل ملئکہ سے افضل کر دیتے ہیں کہ **عبدی المؤمن احب الي من بعض ملئکتی** شریعت انکی شعار ہوتی ہے اور تقویٰ انکا وثار کہ **لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَ هُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْ مَرُوْنَ**ο تواضع وفروتنی ان کی شان جبلی اور تکبر وتعلی سے تنفر کلی کہ **ان الملئكة لتضع اجنحتها لطالب العلم** اور جسنے صفات بہیمی کی طرف رجوع کی بہائم دار لیل ونہار بطن وفرج کا خادم خوار اور فکر شہوات کا اسیر وگرفتار کہ **اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ** اور جسپر صفات شیطانیہ غالب آئیں تکبر وترفع اوسکا دین و آئین کہ **اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ**ο یہ ہر وقت طلب جاہ وشہرت میں مبتلا رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ بات

نکالتے جس سے آسمان تعلی پر ٹوپی اوچھالیے دور دور نام مشہور ہو خاص و عام میں ذکر مذکور ہو اپنا گروہ الگ بنائیں وہ ہمارا غلام ہم اوس کے امام کہلائیں انمیں جنکی ہمت پوری ترقی کرتی ہے وہ اَنَا رَبُّکُمُ الۡاَعۡلٰی بولتے اور دعوے خدائی کی دکان کھولتے ہیں جیسے گزرے ہوؤں میں فرعون و نمرود وغیر ہما مردود اور آنیوالو نمیں مسیح قادیانی کے سوا ایک اور مسیح خر نشین یعنی دجال لعین اور جو اونسے کم درجہ ہمت رکھتے ہیں کذاب یمامہ و کذاب ثقیف وغیر ہما خبیثوں کیطرح ادعای رسالت و نبوت پر جھکتے ہیں اور گھٹ کی ہمت والے کوئی مہدی موعود بنتا ہے کوئی غوث زمان کوئی مجتہد وقت کوئی چنین و چناں ہندوستان جسمیں مدتوں سے اسلام بے سردار ہے اور دین بے یاور نفس امارہ کی آزادیاں کھلے بندوں رہنے کی شادیاں یہاں رنگ نہ لائیں تو کہاں ہزاروں مجتہد سیکڑوں ریفارمر مقننان تہذیب مشرعان نیچر کتنے ہی مہدی کتنے مذہب گر حشرات الارض کیطرح نکل پڑے اور خدا کی شان یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ وَیُضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ جو کوئی کیسے ہی کھلے باطل صریح جھوٹ کا نشان باندھکر آگے بڑھا کچھ عقل کے اندھے قسمت کے اوندھے اوس کے پیچھے ہو لیے آخر یہی آدمی تھے جو فرعون کو سجدہ کرتے یہی آدمی ہونگے جو دجال کا ساتھ دینگے ان صدیوں کے دورے میں مہدی تو کتنے ہی نکلے اور زمین کا پیوند ہوئے سُنا جاتا ہے ایک صاحب کو پانچ پانی کے زور میں نئی اونچ کی سوجھی کہ مہدی بننا پرانا ہو گیا اور نرا امتی بننے میں لطف ہی کیا لاؤ عیسیٰ موعود بنیں اور ادعای الہام کی بنیاد پر نبوت کی دیوار چنیں اور ادھر عیسائیونکا زمانہ بنا ہوا ہے اگر کہیں صلیب کے صدقے میں نصیب جاگا اور اونکی سمجھ میں آگیا

جب تو جنگل میں منگل ہے سولی کے دن گئے بَرَّے کی شادیکا دنگل ہے یورپ و امریکاو برہماو انڈیا سب تخت اپنے ہی ہیں اپنے ہی بندے خداوند تاج و شہی ہیں پاؤنمیں چاند تاریکا جو تا سر پر سورج کا تاج ہو گا باپ کو جیتے جی معزول کر کے بیٹے کاراج ہو گا اور ایسانہ بھی ہوا تو چند گانٹھ کے پورے ہیے کے اندھے تو کہیں گئے ہی نہیں یوں بھی اپنا ایک گروہ الگ طیار شہرت حاصل سرداری برقرار اس خیال کے جمانیکو جہاں ہزاروں گل کھلائے صدہا جل کھیلے وہاں ایک ہلکا سا پیچ یہ بھی چلے کہ سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا الکریم و علیہ الصلاۃ والتسلیم تو مر بھی گئے اب وہ کیا خاک اوترینگے اور کیا کرین دھرینگے جو کچھ ہیں ہمیں ذات شریف ہیں ہمیں آخری امید گاہ مین حنیف ہیں ہمیں قاتل خزیر ہمیں قاطع یہود ہمیں کاسر صلیب ہمیں مسیح موعود گویا انھیں کی ماں کو آری انھیں کا باپ معدوم احادیث متواترہ میں انھیں کے آنے کی دھوم مگر یہ ان کی نری خام ہوس ہے اور حیات و موت عیسوی میں ان کی گفتگو عبث ہم پوچھتے ہیں موت عیسوی منافی نزول ہے یا نہیں اگر نہیں اور بیشک نہیں جیسا کہ ہم مقدمۂ خامسہ میں روشن کر آئے جب تو اس دعوے سے تمھیں کیا نفع ملا اور احادیث نزول کو اپنے اوپر ڈھالنے سے کیا کام چلا اور اگر بالفرض منافی جانیے تو یقیناً لازم کہ موت سے انکار کیجیے حیات ثابت مانیے کہ اگر موت ہوتی تو نزول نہوتا مگر نزول یقینی کہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات متواترہ اوسکی دلیل قطعی مسلمان ہرگز کسی فریب دہندہ کی بناوٹ مانکر اپنے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے ارشادات کو معاذ اللہ غلط و باطل جانے والے نہیں جو کوئی اون کے خلاف کہے اگرچہ زمین سے آسمان تک اوڑے

مسلمان اوسکا ناپاک قول بدتراز بول اوسی کے مونھ پر مار کر الگ ہو جائینگے اور مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن پاک سے لپٹ جائینگے اللہ تعالیٰ اون کا دامن نہ چھڑائے دنیا نہ آخرت میں آمین آمین بجاہہ عندک یاارحم الرّٰحمین اور بفرض باطل یہ سب کچھ سہی پھر آخر تمھاری مسیحیت کیونکر ثابت ہوئی ثبوت دو اور اپنے دعوے کی غیرت کی آن ہے تو صرف قرآن سے دو۔ وہ دیکھو قرآن کی بارگاہ سے محروم پھرتے ہو اچھا وہاں نہ ملا حدیث سے دو۔ وہ دیکھو حدیث کی درگاہ سے خائب وخاسر پلٹتے ہو خیر یہاں بھی ٹھکانا نہ لگا تو کسی صحابی ہی کا ارشاد کسی تابعی ہی کا اثر کسی امام ہی کا قول کچھ تو پیش کرو کہ احادیث متواترہ میں مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو نزول عیسیٰ کی بشارت دی ہے اوس سے مراد کوئی ہندی پنجابی ہے جہاں جہاں ابن مریم ارشاد ہے وہاں کسی پنجابن کا بچہ مغل زادہ مراد ہے اور جب ایسے بدیہی البطلان دعوونکا کہیں سے ثبوت ندے سکو ہر طرف سے ناامید ہر طرح سے باطل تو عوام کو چھلنے اور پینترے بدلنے اور ترچھے نکلنے اور اولٹے او چھلنے سے کیا حاصل حضرت مسیح مع جسم وروح یا صرف روح سے بعد انتقال گئے یا جیتے جاگتے تمھیں کیا نفع اور تم پر سے ذلت بے ثبوتی کیونکر دفع تمھارا مطلب ہر طرح مفقود تمھارا ادعا ہر طرح مردود پھر اس بے معنی بحث کو چھیڑ کر کیا سنبھالو گے اور عیسیٰ کی وفات سے مغل کو مرسل پنجابن کو مریم نطفے کو کلمہ اذل کو اکرم بیاہی کو کوآری ادخال کو دم کیونکر بنالو گے بالجملہ وہی دو حرف کہ مقدمہ ثالثہ ورابعہ میں گزرے ان تمام جہالات فاحشہ کے رد میں کافی ووافی ہیں وللہ الحمد۔

تنبیہ پنجم: بفرض باطل یہ بھی سہی کہ نزول عیسیٰ سے مراد کسی مماثل عیسیٰ کا ظہور ہے مگر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف اتنا ہی تو ارشاد نفرمایا کہ نزول عیسیٰ ہوگا بلکہ اوس سے پہلے بہت وقائع ارشاد ہوئے ہیں کہ جب یہ واقع ہولینگے اوس کے بعد نزول ہوگا اوس کے مقارن بہت احوال واوصاف بتائے گئے ہیں کہ اس طور پر اوترینگے یہ کیفیت ہوگی اوس کے لاحق بہت حوادث وکوائن فرمائے گئے کہ اون کے زمانے میں یہ یہ ہوگا آخران سب کا صادق آنا تو ضرور ہے مثلاً **سابقات** میں روم وشام وتمام بلاد اسلام باستثنائے حرمین شریفین سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا سلطان اسلام کا شہادت پانا تمام زمین کا فتنہ و فساد سے بھر جانیکے باعث اولیائے عالم کا مکۂ معظمہ کو ہجرت کر جانا وہاں حضرت امام آخر الزماں کا طواف کعبہ کرتے ہوئے ظہور فرمانا اولیائے کرام وسائر اہل اسلام کا اون کے ہاتھ پر بیعت کرنا نصاری کا وابق یا اعماق ملک شام میں لام باندھنا۔ اونکی طرف مدینۂ طیبہ سے لشکر اسلام کا نہضت فرمانا نصاری کا اپنے ہم قوم نو مسلموں سے لڑائی مانگنا۔ مسلمانوں کا انھیں اپنی پناہ میں لینا لشکر مسلمین کا تین حصّے ہو جانا نصاری پر فتح عظیم پانا فتحیاب حصے کا قسطنطنیہ کو نصاری سے چھیننا ملحمۂ کبری کا واقع ہونا ہزار ہا مسلمانونکا تین روز اپنے خیموں سے قسم کھا کر نکلنا کہ فتح کر لینگے یا شہید ہو جائینگے اور شام تک سب کا شہید ہو جانا آخر میں نصرت الٰہی کا نزول فرمانا مسلمانوں کا فتح اجل واعظم پانا اتنے کافروں کا کھیت ہونا کہ پرندہ اگر اون کی لاشوں کے ایک کنارے سے اوڑے تو دوسرے کنارے تک پہنچنے سے پہلے مر کر گر جائے۔ مسلمانوں کا اموال غنیمت تقسیم کرتے میں ابلیس لعین کی

زبان سے خروج دجال کی غلط خبر سنکر پلٹنا وہاں اوس کا نشان نہ پانا پھر اوس خبیث اعاذنا اللہ منہ کا ظہور کرنا بیشمار عجائب دکھانا مینھ برسانا کھیتی اوگانا زمین کو حکم دیکر خزانے نکلوانا خزانوں کا اوس کے پیچھے ہولینا سب سے پہلے ستر ہزار یہود طیلسان پوش کا اوس کافر پر ایمان لانا اوسکا لشکر بننا دجال کا ایک جوان مسلمان کو تلوار سے دو ٹکڑے کرکے پھر زندہ کرنا اوس کا اس پر فرمانا کہ اب مجھے اور بھی یقین ہوگیا کہ تو وہی کانا کذاب ملعون ہے جس کے خروج کی ہمیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اگر کچھ کر سکتا ہے تو اب تو مجھے کچھ ضرر پہنچا پھر اوس کا اون پر قدرت نپانا خائب وخاسر ہوکر رہ جانا چالیس روز میں اوس ملعون کا حرمین طیبین کے سوا تمام جہان میں گشت لگانا اہل عرب کا سمٹ کر ملک شام میں جمع ہونا اس خبیث کا انھیں محاصرہ کرنا بائیس ہزار مرد جنگی اور ایک لاکھ عورتوں کا محصور ہونا ۔کیا تمھارے نکلنے سے پیشتر یہ سب وقائع واقع ہولیے واللہ کہ صریح جھوٹے ہو اب چلیے **مقارنات** ناگاہ اسی حالت میں قلعہ بند مسلمانکو آواز آنا کہ گھبراؤ نہیں فریادرس آپہنچا عیسیٰ موعود علیہ الصلاۃ والسلام کا باب دمشق کے پاس دمشق الشام کے شرقی جانب منارۂ سپید کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے آسمان سے نزول فرمانا بے نہائے بالوں سے پانی ٹپکنا جب سر جھکائیں یا اوٹھائیں موئے مبارک سے موتیوں کا جھڑنا یہاں تکبیر ہوچکی نماز قائم ہے حضرت امام مہدی کا بامر عیسوی امامت فرمانا حضرت کا اون کے پیچھے نماز پڑھنا سلام پھیر کر دروازہ کھلوانا اوسطرف ستر ہزار یہود مسلح کے ساتھ اوس مسیح کذاب یک چشم کا ہونا مسیح صدیق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اوس کا بدن گھلنا بھاگنا عیسیٰ

علیہ الصلاۃ والسلام کا اوس کے تعاقب میں جانا باب لد کے پاس اوسے قتل فرمانا اوس کا خون ناپاک اپنے نیزۂ پاک پر دکھانا کیا تم پر یہ صفات صادق ہیں کیا تمسے یہ وقایع واقع ہوئے لا واللہ صریح جھوٹے ہو آگے سنیے **واقعات عہد مبارک** سید موعود مسیح محمود صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کا صلیبیں توڑنا خنزیر کو قتل فرمانا جزیہ اوٹھا دینا کافر سے **اما الا سلام واما السیف** پر عمل فرمانا یعنی اسلام لا ورنہ تلوار تمام کفار روئے زمین کا مسلمان یا مقتول ہونا یہود کو گن گن کر قتل فرمانا پیڑوں پتھرونکا مسلمانوں سے کہنا اے مسلمان آ یہ میرے پیچھے یہودی ہے سوا دین اسلام کے تمام مذاہب کا یکسر نیست و نابود ہو جانا روحا کے راستے سے حج یا عمرے کو جانا مزار اقدس سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر سلام کرنا قبر انور سے جواب آنا اور اون کے زمانے میں ہر طرحکا امن چین ہونا لالچ حسد بغض کا دنیا سے اٹھ جانا شیر کے پہلو میں گائے کا چرنا۔ بھیڑیے کی بغل میں بکری کا بیٹھنا سانپ کو ہاتھوں میں لیکر بچوں کا کھیلنا کسیکا کسیکو ضرر نہ پہنچانا آسمان کا اپنی برکتیں اونڈیل دینا زمین کا اپنی برکات اوگل دینا پتھر کی چٹان پر دانہ بکھیر دو تو کھیتی ہو جانا اوتنے اوتنے بڑے انارونکا پیدا ہونا چھلکے کے سایے میں ایک جماعت کا آجانا ایک بکری کے دودھ سے ایک قوم کا پیٹ بھرنا روئے زمین پر کسیکا محتاج نہونا دینے والا اشرفیوں کے توڑے لیے پھرے کوئی قبول نکرے وغیرہ وغیرہ کیا یہ تمھارے اس زمانۂ پر شور وشین کے حالات ہیں کلا واللہ صریح جھوٹے ہو اسی طرح اور وقایع کثیرہ مثلاً یاجوج ماجوج کا عہد عیسوی میں نکلنا دجلہ و فرات وغیرہما دریا کے دریا پی کر بالکل سکھا دینا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا بحکم الٰہی مسلمانوں کو

کوہ طور کے پاس محفوظ جگہ رکھنایاجوج وماجوج کادنیاخالی دیکھکر آسمان پر تیر پھینکنا
کہ زمین تو ہمنے خالی کرلی اب آسمان والوں کو ماریں اللہ تعالیٰ کااون خبیثوں کے
استدراج کے لئے تیروں کو آسمان سے خون آلودہ واپس فرمانااونکادیکھکر خوش
ہوناکودناپھر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعاسے اون اشقیاپر بلائے نغف کا آناسب
کاایک رات میں ہلاک ہو کر رہجانا ردی زمین کا اونکی عفونت سے خراب ہونا
دعائے عیسوی سے ایک سخت آندھی آکر اونکی لاشیں اوڑاکر سمندر میں پھینک
دینا عیسیٰ و مسلمین کا کوہ طور سے نکلنا شہروں میں از سر نو آباد ہونا چالیس سال
زمین میں امامت دین و حکومت عدل آئین فرماکر وفات پانا حضور سید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن ہوناجب تم اپنی عمر جو لکھا
کر آئے ہو پوری کرلو تو انشاء اللہ العظیم سب مسلمان علانیہ دیکھ لیں گے کہ
حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے تمھیں توگلادباکر تمھارے مقراصلی کو
پہنچایااوران باقی واقعوں سے بھی کوئی تمپر صادق نہ آیاپھر تم کیونکر مماثل عیسیٰ و
مراداحادیث ہوسکتے ہواگر کہیے ہم حدیثونکو نہیں مانتے۔جی یہ تو پہلے ہی معلوم تھا
کہ آپ منکر کلام رسول اللہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مگر یہ تو فرمایئے کہ پھر
آپ مسیح موعود کس بناپر بنتے ہیں کیاقرآن عظیم میں کوئی آیت صریحہ قطعیۃ
الدلالۃ موجود ہے کہ عیسیٰ کا نزول موعود ہے تو بتاؤاور نہیں تو آخر یہ موعود
موعود کہاں سے گارہے ہوانھیں حدیثوں سے جب حدیثیں نمانوگے موعودی کا
پھندناکس گھر سے لاؤگے ع شرم بادت از خدا و از رسول۔ مگر بحمد اللہ
مسلمان کبھی ایسی زٹلیات پر کان نرکھینگے کیا ممکن ہے کہ معاذاللہ وہ

ارشادات مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھوٹا جانیں اور اون کے منکر مخالف کو سچا حاش للہ حاش للہ اور پھر مخالف بھی وہ جو خود اونھیں ارشادات کے سہارے اپنے خیالی پلاؤ پکاتا ہو تمھارے موعود بننے کو تو حدیثیں سچی مگر تطبیق اوصاف و وقائع کے وقت جھوٹی اَفَتُؤْ مِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ج وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ٥ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ **جواب سوال اخیر** اب نہ رہا مگر سائل کا حضرت امام مہدی واعور دجال کی نسبت سوال بتوفیق اللہ تعالیٰ اوس کے جواب لیجیے **قولہ** حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں **اقول** ہے اور بہت تفصیل سے **قولہ** ہے تو اوس کی آیت **اقول** ایک نہیں متعدد۔ دیکھو سورۂ والنجم شریف آیت تیسری اور چوتھی۔ سورۂ فتح شریف آخر آیت کا صدر۔ سورۂ قلب القرآن مبارک کی پہلی چار آیتیں۔ وغیر ذلک مواقع کثیرہ

جواب دوم دیکھو مقدمہ اولیٰ **جواب سوم** قادیانی کا نکلنا اوس کا عیسیٰ موعود ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اوس کی آیت اور نہیں تو وجہ کَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ م لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ٥ الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب ۲۲ر رمضان مبارک روز جان افروز دوشنبہ ۱۳۱۵ھ کو حلہ پوش اختتام اور بلحاظ تاریخ **الصارم الربانی علی اسراف القادیانی** نام ہوا و

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد واٰلہ و صحبہ اجمعین

و أخرد عوٰنا ان الحمدلله رب العٰلمين والله سبحٰنه و تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم

محمد المعروف بحامدرضا البريلوى

كتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــه

عفى عنه بمحمدالمصطفى النبى الامى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم